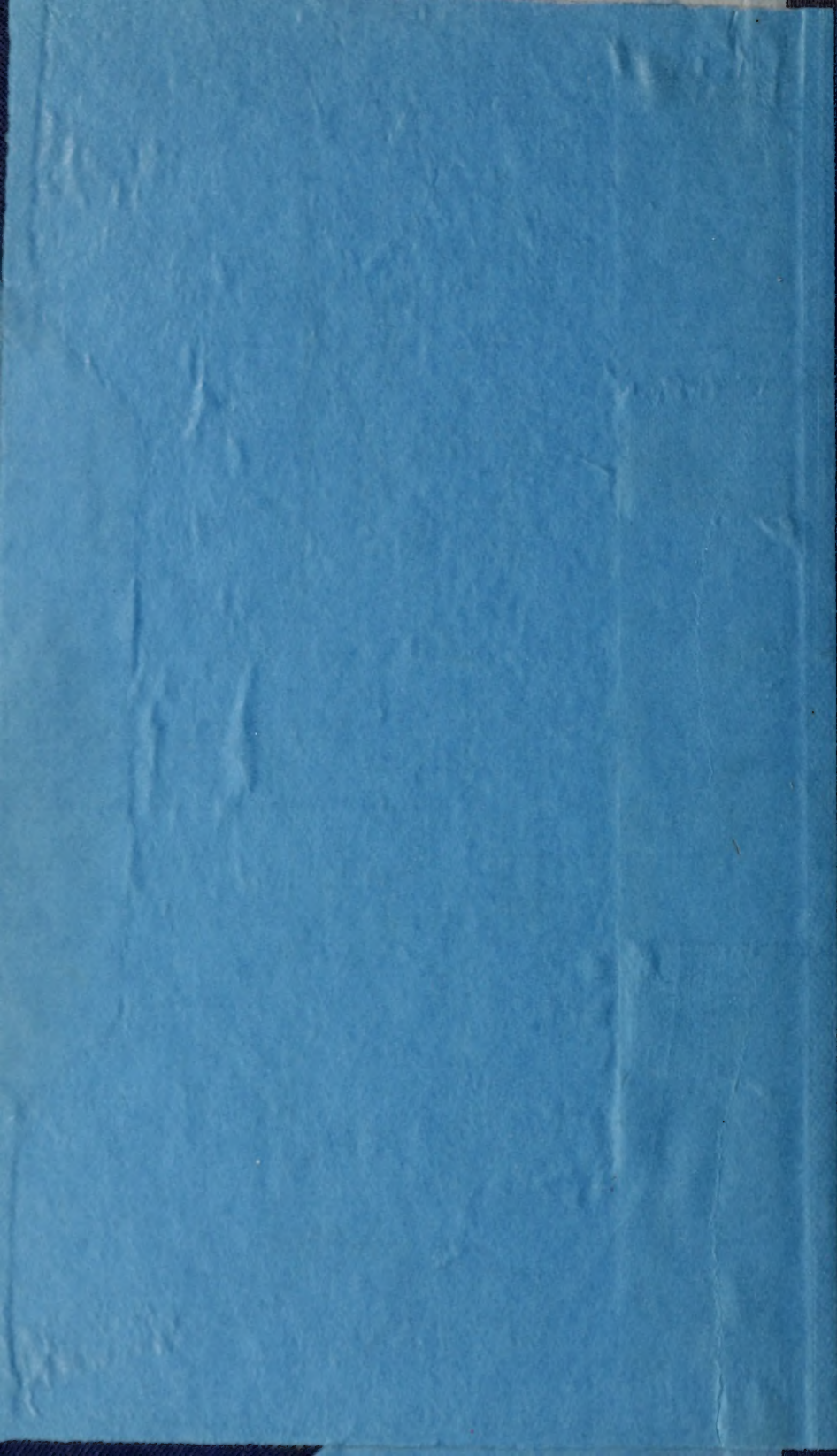


PK
3635
P4B5
1900





Idarah - i Adabiyat - i Dell
2009, Qasim Jan St.,
Delhi.-6 (India)

نام کتاب	نام مصنف	مضمون	صفحات	قیمت
زنانہ امراض کا علاج	پروفیسر حکیم محمد منظر الدین	امراض و معالجات نسوانی	۳۵۰	۳۰
رسالہ مشیر الاطباء	زبدۃ الملک اکبر محمد حسین قریشی	متفرق رسالے مضامین	تقریباً ۱۰۰	جلد ص ۱۰
قرابادین دیرک	حکیم مرزا احمد اختر	علامات و دلائل البول	۱۲۴	ص ۴
جواہر گشتہ	انسر الاطباء حکیم عبدالقادر	کشتوں کی ترکیبیں	۸۰	ع ۱۰
شرح رباعیات یوسفی فارسی	حکیم محمد عظیم	کمال طب	۳۲۰	جلد ع ۱۲
قرابادین محمدی رسالہ عنق شربت اردو	حکیم مولوی فقیر اللہ	ترکیب تیاری ادویات	۱۲۰	ع ۱۰
مجزرات رضائی فارسی	حکیم سید رضا حسین	مجزرات مخصوص	۷۰	جلد ع ۱۰

سرمایہ عشرت مع مجربات حکیم کریم حسین صاحب تجارتہ داس کے ص ۱۰
 العین (دستی ڈاکٹر) از آفتاب حکمت ڈاکٹر عبدالغزیز قیمت ۳۰
 قانون غیب حکیم محمد کبیر الدین عربی اردو شریع کے ساتھ قیمت ۱۰
 ڈاکٹری فارماکو پیا از حکیم انیس احمد مسند یقی پاکستان قیمت ۱۰
 اسرار الاطباء جلد اول دوم - سوم یکجا حکیم عبدالغزیز عتیقی قیمت ۱۰
 جردی بوٹی مع خواص بالتصویر ص ۱۰ عقاقر بالتصویر جلد دوم ع ۱۰ عقاقر جلد سوم ع ۱۰
 مکشوفات طب جدیدہ قیمت مشہر حکایات الاطباء تسمہ دستور الاطباء جلد دوم قیمت ۱۲
 بیاض اجملی قیمت ۵۰ - مجربات حکیم اجل فاضل قیمت عام قرون وسطی میں عرب اور عجم کے حکماء
 کی علمی تحقیقات قیمت عام درویشی مجربات عام قدیمیا شرح رسالہ بیت ساگر گورگیاں ناٹہ ۱۰
 اقلیمیا رسالہ عقد سیلاب حضرت شیخ حمید الدین ناگوری تھے، حکیم طب عرشی تھے ۱۰
 اکیری تجربہ ع ۱۰ بیاض مخفی ص ۱۰ مفید لاجسام ۱۲ طب فارماکو پیا دو جلد ۲۵
 تاریخ الاطباء ع ۱۰ مفتاح الخزان اکیر در سائن ۱۰ میٹریا میڈیکا جلد دوم ۱۰
 الانسان تجار مرزا امراض الکبد حکیم محمود انصاری غار سیلان الرحم کا علاج ۱۰
 زنانہ امراض کا علاج ہے۔ بخاروں کا علاج دہلی کے صبح مرکبات تھے، دہلی کا صبح مطب ۱۰
 افادہ کبیر ع ۱۰ کتاب الادویہ تھے کلیات الادویہ بیاض کبیر اول دوم سوم ۱۰
 تشریح کبیر اول گنجینہ مطیب چار جلدیں ع ۱۰ میزان الطب فارسی ع ۱۰ زادغریب ع ۱۰
 پوریش اطفال ع ۱۰ اکیر الامراض تھے۔ جامع الاساکیر شریعت جات مردانہ امراض کا علاج ۱۰

جنرل نیوز بک ڈپو بازار بلیماران - دہلی

نام کتاب	نام مصنف	مضمون	صفحات	قیمت
رسالہ خواص ہند و عود و صلیب سج مجربات ہندی اردو	حکیم مرزا احمد اختر	مجربات اور دوائی دھانی علاج	۴۴	مجلد ۴
مجربات بشیر	حکیم بشیر احمد	قوت باہ	۶۴	مجلد ۴
فضیلت الحکمت ترجمہ اردو	سلامت اللہ	علمی اور عملی طب کے رموز	۱۸۲	مجلد ۴
حسن و صحت پر حاصل کیے گئے نسخے (اردو میں)	مترجمہ ہدایت اللہ	مغربی جلی حسن افزہ	۶۴	مجلد ۴
قانونچ مع رسالہ قریہ اردو عربی اردو	حکیم غلام حسین	قانون طب کے اصول	۹۶	۴
جوہر شمس المعروف بہ اکسیر الکسیر سیت ساگر۔ سات سیارہ۔ سات طبقہ سات جوہر۔ سات دن۔ سات نذر	سلام نبی	دھاتوں کی گونا گوں کیفیات	۱۴۳	۴
الانسان اردو	محمد تاج و مرزا یگانہ بٹوی	اناثومی	۲۱۴	مجلد ۴
امراض الکلبہ اردو	حکیم محمد محمود انصاری	عکبر کے امراض کی شرح اور علاج	۱۲۸	۴
سیلان الرحم کا علاج اردو	پروفیسر حکیم محمد ظفر الدین اجلی	احمر ولادت	۱۲۵	۴
اصطلاحات دوا سازی اردو	” ” ”	اصطلاحات ادویات کثیرہ	۶۰	۱۲
مقیاس الحرات اردو	حکیم کبیر الدین	تھرمیاٹر کے اصول	۴۴	۱۲
بیاض اجلی۔ سج الکلبہ کے مجربات اردو	پروفیسر حکیم محمد ظفر الدین اجلی	مجربات و معمولات	۴۸۰	مجلد ۴
ذہنی کے صحیح مرکبات	خواجہ رمضان احمد	دوا سازی	۲۰۶	۴
الاکسیر (ترجمہ و تصحیح اکسیر اعظم جلد دوم اردو)	علامہ حکیم محمد کبیر الدین	معالجات	۱۶۳	۴
برہان اردو	حکیم محمد کبیر الدین	اقلانی مسائل پر بحث	۳۱۶	مجلد ۴
کتاب الادویہ عقدہ اول و دوم مفردات	محمد کبیر الدین	دواؤں کے افعال اور ان کی تاثیریں	۴۱۶	مجلد ۴
بیاض کبیر عقدہ اول و دوم اردو	حکیم محمد کبیر الدین	تینوں میں تینوں اکل اکل	۳۱۳	۴
تاریخ الاطباء اردو	شمس المکملہ ڈاکٹر غلام نبی	نہایت اہم	۸۷۶	۴
تشریح کبیر جلد اول اردو	حکیم محمد کبیر الدین	علم الاعضاء الانسان		۴
بھادوں کا علاج	پروفیسر حکیم محمد ظفر الدین اجلی	بھادوں پر اسید قشر	۵۰۰	۴

نام کتاب	نام مصنف	مضمون	صفحات	قیمت
علم و عمل قابلہ اردو	خان بہادر رحیم خاں پنجاب یونیورسٹی	زچگی اور دایہ گیری	۳۸۰	۸۰
ہایت نامہ دانیان اردو	بابو ترقی نام فیروز پوری	زچگی اور دایہ گیری	۲۵۶	مجلد ۱
رکن اعظم فارسی	حکیم محمد اکمل خاں	تشریح قانون طب	۹۸	چار
طب اسانی اردو	حکیم احسان علی	طب علمی و عملی	۱۳۰	۸
طب یوسفی فارسی	یوسف الطیب	جیسا کہ نام کیساتھ ذکر ہوا	۱۱۶	۳۰
بستان اللغات اردو	حکیم محمد عبدالحمید	خواص ادویات مفرد ن تاثیرات سیارگان	۳۴۶	۸
خزانہ الادویہ اردو	نجم الغنی	جڑی بوٹیوں کی تاثیرات	۹۰۰	مجلد ۱
قرابادین کبیر فارسی جلد اول و دوم	سید محمد حسین خاں	تشریح الادویہ	۵۱۳	مجلد ۱
قرابادین شفا اردو	حکیم محمد لدھی حسین خاں	نسخہ جات صفات	۳۰۰	مجلد ۱
قرابادین نجم الغنی	نجم الغنی	رسالہ جامع مرکبات طبی و دفع امراض کلی و حبسہ ذوی	۸۳۲	۳
رسالہ قارورہ اردو	محمد عبدالحمید	تشریح علامات قارورہ	۳۲	مجلد ۱
شرح اسباب اردو ترجمہ کبیر محمد	حکیم محمد کبیر الدین	جلد امراض کے بیان میں	۴۲۲	مجلد ۱
حصہ دوم	"	جلد امراض سینہ و معدہ	۵۱۳	مجلد ۲
حصہ سوم	"	بچے کے دھڑ کے امراض	۵۴۲	مجلد ۳
حصہ چارم	"	متفرق امراض	۱۸۰۰	مجلد ۴
قرابادین جلال فارسی	حکیم جلال الدین	قرابادین فارسی کو پراکٹیک میں	۱۳۴	۸
فرس نامہ اردو منظوم	بیان سعادت یار بنگلہ نوی	گھڑوں کی بیماریاں اور علاج	۱۳۴	مجلد ۱
تریاق اعظم اردو	عبدالحمید حکیم	طبع نگاروں کے نازک طریقوں کے نسخے	۱۶۰	مجلد ۱
امرت ساگر اردو مطابق اصل نسخہ	۳۳ صفحہ تک بعض انوکس امراض پھیل گیا۔	ہندوستانی جڑی بوٹیوں سے دیکھ علاج		
اسرار العقب اردو	ملک محمد عنایت اللہ	باد و اساک کے عجوبات	۱۶۶	چار
رسالہ اکسیر دندان	حکیم اللہ دین	دانتوں کے مفصل علاج	۳۳	مجلد ۱
تشریح منصوری اردو	منصور ابن محمد	تشریحات ضروری	۶۸	مجلد ۱

نام کتاب	نام مصنف	مضمون	صفحات	قیمت
حمیات قانون اردو مع مہر لاطب وحاشیہ شریف خاں	حکیم خواجہ رضوان احمد پرنسپل گورنمنٹ طبیہ کالج اسلام آباد	بیماروں کے علاج میں	۲۴۰	غیر ملکہ شدہ
موجز القانون کا ترجمہ اردو	حکیم خواجہ رضوان احمد	علی و علی ابتدائی حصہ	۱۷۲	غیر ملکہ شدہ
اکسیر اعظم فارسی	حکیم محمد عظیم خاں ناظم ہمایاں	طب اعظم	۲۷۰۰	لغیر
علاج الامراض اردو	حکیم محمد ہدی حسین خاں	بیماریات ہادی حسین خاں	۲۹۴	غیر ملکہ شدہ
علاج الغرباء اردو	حکیم محمد احمد قلی	علاج مع اشارات	۲۲۸	۱۳
قانون بوعلی سینا شرح الرئیس اردو	ترجمہ حکیم سید خادم حسین	قانون طب وری	۱۳۰۰	لغیر
تکلیات سیدی اردو ترجمہ جلد ۳	مولوی حکیم سید عالم حسین کلیفٹونوی	تکلیات - ادویات معالجات	۹۰۰	۱۳
شرح اسباب اول و دوم اردو	مولوی حکیم محمد ایوب	بیماریوں کے اسباب و علل پر جامع	۱۱۳۰	۱۳
علاج الامراض فارسی	حکیم محمد شریف خاں	ایک قرابین سمجھو	۳۵۰	۱۳
طب نبوی اردو	حافظ اکرام الدین	اقوال و احادیث طبی	۶۰	۱۱
طب اکبر نوکشوری اردو	محمد اکبر ارزانی	طبی و علی	۷۸۶	جلد ۱۳
بستان المفردات طبی لغات اردو	زبدۃ الاطباء ڈاکٹر اللہ کھانا	مفردات المفردات	۳۱۰	غیر ملکہ شدہ
طب اکبر فارسی تقطیع کلاں	محمد اکبر ارزانی	طبی و علی	۲۱۳	جلد ۱۳
مفردات الادویہ مع حاشیہ تحفۃ الموشین حصہ اول و دوم اردو	حکیم سید محمد حسین ملوی اشیراڈی	بہترین خواص الادویہ	۷۶۸	غیر ملکہ شدہ
خزانۃ الادویہ آٹھویں جلد اردو ص سے ن تک	نجف النبی	دواؤں کی خاصیتیں	۲۲۸	جلد ۱۳
قرابین اعظم و اکمل فارسی	حکیم محمد اکمل حساں	دوا سازی	۷۳۰	۱۳
مجمع البحرین اردو	حکیم ڈاکٹر حمید علی خاں	یونانی و ڈاکٹری	۶۰۸	۱۳
اردو ترجمہ نفیسی ۳ فن	حکیم مولوی فاطمہ حسین	تشہیح	۹۰۰	۱۳
مفردات المفردات اردو	محمد حافظ خاں	تأثیرات جڑی بوٹی	۲۸۰	۱۳
مفردات عرشی	حکیم مرزا محمد تیز عرشی	دواؤں کے نام اور تاثیر	۳۳۶	۱۳

بکن سجدہ شکوہ پروردگار
کہ آمد ز دست تو زینگو نہ کار

علم طب کی نایاب و کمیاب کتابیں

نام کتاب	نام مصنف	مضمون	صفحات	قیمت
طب روحانی اردو	مولوی حکیم محمد ابراہیم	روحانی عملی علاج	۱۳۲	جلد ۸
طب عثمانی کلید اسرار نہانی	حکیم سید فضل حسین	کمال طب پر سوال جواب	۱۱۰۰	جلد ۸
طب العرب اردو ۴ حصے رسالہ شمس الاطباء جڑی بوٹیوں کی اشاعت خاص	ترجمہ سید علی احمد نیر دہاسلی	عربی اطباء کے تذکرے اور طب حالت	۳۰۰	جلد ۶
طب اکبر فارسی اور سائنس	محمد اکبر ازرائی	علمی و عملی	۶۴۲	جلد ۸
مخزن المفردات مع تشریح الادویہ	حکیم محمد عطاء حکیم حافظ	مفرد ادویہ کے خواص	۲۶۰	جلد ۸
مخزن الادویہ اردو حصہ اول دوم	حکیم مولوی نور کریم	بہترین خواص ادویات	۸۲۲	جلد ۸
مفردات ناصری فارسی	محمد ناصر علی	خواص الادویہ	۶۴	جلد ۸
دار الشفا منقول پنجابی	سائیں داس	ہر مرض کا علاج	۱۶۰	جلد ۸
قرابادین کبیر اردو جلد اول دوم	حکیم سید محمد حسین	جڑی بوٹیوں کے ادویات	۱۳۰۰	جلد ۸
قرابادین ذکائی اردو	حکیم محمد امدادی حسین علی	دوا سازی	۴۰۸	جلد ۸
قرابادین قادری کیمیائی فارسی اردو	سید محمد اکبر ازرائی	ترکیب دوا سازی	۵۰	جلد ۸

بگو یا کسے کوست وانا سمن
 بناحق شناسان باطل مگو
 بنا محسوداں زا اگهی لب مکن
 بخلد بریں بے گماں مے رود
 عقیدت بنخشد بمنکر کسے
 که از صاحبان تمیز است او
 ہر آن کس کہ خواندست خرم شد
 بود فارغ از رشک و عقد و عناد
 بر ضیفہ ماند با نام او
 ہم از قوم و خویشان بریدی بدل
 پرستم دل خویش با یاد تو
 کہ عرفان بجائے رسانده مرا
 ندارم ز پیکار کردن حذر
 کہ از لطف بیاس و حیدرین
 کہ میگفت آن مظہر بی نیاز
 دوائے دل سینہ ریشائست این
 ز قید غم و درد آزاد کن
 کہ از خود فراموش گردیدہ ام
 پرے تخت شائشہی بابکیت
 کہ از نور او ہر دو عالم پرست
 باقبال و خوبی سروکار بہست
 ہما نجاست فغ و غم زیاد باد
 ولے فخر کردن کجا خوشنامست

بگو پیش منکر سخنہائے من
 بجاہل بغافل بکاہل مگو
 سخن ناشنوار مخاطب مکن
 ہر آن کس کہ این راز را بشنود
 دید فائدہ معتقد را بے
 ہر آن کس کہ خواند عزیزست او
 جواب و سوالیکہ با ہم شدست
 اگر گوش دارد کس از اعتقاد
 خوشا حال او خوش سراخجام او
 بگو ہر گنجتم شنیدی ز دل
 بگفت کہ ازین ارشاد تو
 بخویشاں محبت رساندہ مرا
 بفرمان تو بستہ ام من مگر
 دیگر نیچہ بار احبہ گوید من
 شدم محرم این سخنہائے راز
 سحرورد پاکیزہ گیانت این
 عجب گفتگوئیست دل شاد کن
 چنان حبلوہ حسنہ او دیدہ ام
 چہ سے پرستی از من نظریا بہست
 بجائیکہ چوں کشن جو گیشتر است
 بجائے کہ ارجن کماندہ بہست
 ہما نجاست عدل و ہما نجاست داد
 اگر چند فخر تو گویم بجاست

به امداد و تائید عقل معاد
 ز بند عنم و درد آزاد شد
 اگر از خودی پا بگل مانده اند
 غلط هست از جنگ خویشان گیرند
 تو شاهی و خویش شجاعت بود
 بیای تو ز تخیر مرد انگیزست
 کند خوسه تو عاقبت کار خویش
 دلی نیست کوم منزل یار نیست
 بچرخست عالم ز فرمان او
 همه هست از قدرت کردگار
 پناهنده شو با خدا ی کریم
 باو دار چشم و باو دار گوش
 پرستار او باش در یاد او
 قدمش بر اوراق و آئین و کیش
 و معرفت بر تو کردیم باز
 ز بند آزاده او سازد دست
 کنون بشنو از من که یار منی
 بمن دار دل تا میر سوخته غیر
 پرستار من باش هر صبح و شام
 مرا یاد کن تا بیایی مرا
 بمن میرسی غم دستم تو
 ره و رسم آئین دین را گذار
 نقشه مکن حامی تو منم

دل خوشتن را بمن هر که داد
 جهانش بیا و من از یاد شد
 بسے دور از راه دل مانده اند
 مشیت منی آردت برستیز
 نمایان ز رویت شجاعت بود
 چنین بدو لبها زد و انگیزست
 کنی جنگ با پیر و من زنده خویش
 ازین راز هر کس خبر دار نیست
 سر عاشقانست فشر بان او
 نه کار من و نه دست این کار و بار
 بغیر از کرم نیست رائے کرم
 باو دار دل را گرت هست پرش
 گرفتار او باش و آزاد او
 ورا کن تصور دل و دین خویش
 تامل کن و کار خود را بساز
 ز هر گونه عنم شاد او سازد دست
 با حلاص دل راز دار منی
 بمن باش دائم نه در کوچه غیر
 مرا سجد کن با نسیان تمام
 به بینی بصد به حجابی مرا
 بهر حال رائے یار هستم تو
 بمن روزه دل از محبت بیار
 که بچنته کن حامی تو منم

اگر کارشایاں خود کرده است
 اگر چند بے عیب کردار نیست
 چو آتش که عیب دغاں درویش
 کند کار و از مُزد دل بر کند
 حشر در آں دل کمتر دہد
 نماند کہ من می کنم این عمل
 ز ترکِ عملِ انچه حاصل شود
 کند ہر چہ لہ می داندش
 بطرزے کہ وصل بحق مے شود
 ازاں از کے گوش کن اے پسر
 کند ترک لذاتِ حقِ نخست
 خیالِ محبت ندارد پسر
 بخلوت نشسته غذا کم کند
 زبان و دل و دیں نگہ دارد او
 خودی و غور و غضب جہں واز
 ذخیرہ نہ کہ دن کند اختیار
 چنین شخص آہنر ہماں میشود
 بر آں کس کہ محبت او خوش گشت
 تنہاش نبود کہ خود مقصد است
 برابر بود پیش او مور و فیل
 چو من می شود مے رسد تا بمن
 چو بر من کند تکیہ در کار و بار
 اگر وا گذارد بمن کار را

ز نیکان عالم سبق بردہ است
 ولے بچو کار خودت کار نیست
 بایں عیب ہم ترک آتش کے ہست
 خیالِ تملک نہ سرور کند
 کہ تا نخلِ امید او برد عہد
 اگر انجین پس کردہ شد بے نخل
 بدست آید اورا و کامل شود
 خدا بندہ خویش میدانندش
 بے رحمتش مستحق مے شود
 کہ کردم زراہِ حقیقت خبر
 بدست آورد دل بعقل درست
 نہ از کیس خراشد کسے را جگر
 چو وحشی ز دنیاے دوں رم کند
 خیالِ ہماں رشک مہ دارد او
 از نیاب بید شود بے نیاز
 ندارد محبت بخویش و تبار
 ہمہ تن دل و جسم جہاں می شود
 ہمیشہ محبوب خود و اصل است
 کہ بر دین و دنیا شہت درست
 ہمینست عرفانِ اورا دلیل
 تو ہم آشنا شو خدا را بمن
 بود دلبر مقصدش در کنار
 نہ بیند دگر روئے از ادا را

دل آدمی چوں بسویش کشد
 ازین خوشدلی گردد آسوده جاں
 دوم حاصل از لذتِ جس شود
 نذیم کس را بدوئے زمین
 ازین هر سه گن بر کرانه بود
 محیط است بر چار برن این سه گن
 بنوعی ستو گن بر حسن بود
 دل و پنج جس را بدست آورد
 ریاضت چسب و تحمل کند
 ثباتش بود بر کتاب و بدین
 بنوعی است و روح در آمیخته
 سخاوت شجاعت ثبات قدم
 خیال ریاست بسر داشتن
 نگهبان داشتن پاس جا و حبلال
 خبردار بودن بفرسند صلاح
 به خوشی روح و تم کس کار میں
 زراعت تجارت مشابیه دیگر
 بود خوشی تم سخن بشود و تمام
 هر آن کس که بدو وضع خود قناعت
 پرستد کس را با اعمال خویش
 همان جمله شد عبودیت که در همه
 رسد تا بمقصود و راحت کند
 به دین دیگر ده بزرگان خوش است

بچسبندگی وصل و بسویش کشد
 چنین راحت را تو سالتک بخوان
 طلاله نماید و سلمه مس شود
 نه در دیوتا یا نه حیرخ برین
 مگر آن حشرانے یگانہ بود
 بدینگونه تقسیم شد گوش کن
 که پاکیزه و خشک دامن بود
 بفرج رعوت شکست آورد
 بدرک معانی تا تل کند
 بعلم البیتین هم بعین البیتین
 قضا نقش هر چه تری رخنه
 همه جسد بودن تفصیل علم
 ز احوال هر کس خبر و داشتن
 تا قتل نمودن بکنر مال
 تحمل نمودن که بخت و صلاح
 سه گونه نمودند کردار بش
 ندارد خیالات دیگر بسر
 بود خدمتش کار به صبح و شام
 دشمن خرم و بهره و رداست
 که از عقل و فهم و تیز مست بش
 همان نور تابش کند بر همه
 ز آمدن و رفتن و فراموش کند
 تا بین خود جان سپردن خوش است

عزیزه گر آید امانت کند
 به کز زور زور آزمائی کند
 چنین شخص در بند تاس بود
 بتأثیر محکم با سه قسم است عقل
 عقل زرگن با سه قسمت نیست
 تمیز بد و نیک دهرم و اوهرم
 تمیز زده و رسم آیین کیش
 رسیدن بمعنی و امید و بیم
 خبر بودن از قید و آزادی
 چنین عقل را ساکنی گفت اند
 ندانستن حق که است این چنین
 بود عکس سائک بتامس تمیز
 هر آن کس که غالب بود بر حواس
 بود و پاس و انفس منظور او
 دل خویش تن را بدست آورد
 تحمل چنین شیوه سائکیت
 نگهبان دین و مقصود خویش
 شکایاتی این چنین را حبسیت
 که ماند بستی و غفلت مدام
 بخواب گزراں از جهالت بود
 سه قسم است آرام اجین بدان
 یکی که بعد از ریاضت بود
 اگر چند زهر است در ابته

به پیوده کاراں امانت کند
 ز حد بیشتر بجمانی کند
 بر هر خردمند ناکس بود
 کسب من بجهت حق پیش تو نقل
 بحر نسیم بیند از گوشش تمیز
 ز قهر حسد اخوت و زلفش ششم
 شناسائی ملت و دین خویش
 بر انخام هر کار بدون غنیم
 بدانستن قدر او فتادگی
 کسان کا که راز نهفت اند
 بدان این چنین عقل را راجبی
 چو آن کسکه او نقره داند زیر
 بر او مساویست امید و یاس
 بود نام حق ذکر و مذکور او
 بمیناے خواهش شکست آورد
 خوشحال آن کسکه این گونه زلیست
 چای نام کردن دل و سینہ ریش
 تحمل که بدتر بود تا مسیت
 سحر را نماید در اندیشه شام
 همواره کار او بر بطالت بود
 که آسودگی بخش جسم است و جان
 که از هر دو عالم فراغت بود
 جواب حیات است در انتها

و لیکن بدانند که مقصود نیست
 کسی کو بدانند که هر جا خداست
 چنین معرفت خاصه را حبسیت
 بود هر چه واجب کنند هیچ و شام
 نباشد پنهانی و دوستی
 اگر از پنهانی کام دل می کند
 کند کار و داند که من کرده ام
 بدان را حبسیت این چنین کار را
 ز غفلت نداند سرانجام کار
 چنین کار را تا مسمی می شناس
 نخواهد شد ثمر آنکه از کار خویش
 بود شاگرد و صاحب و بے ریا
 نباشد چون مقصود گردد حصول
 چنین شخص فارغ ز مامنیست
 نتایج طلب هر که از کار شد
 بود طالب مال و سرزند و زن
 بهر رنگ مقصود خود خواهد او
 مقتید نباشد بتطهیرترین
 کشد بے گناه را برائے غرض
 چنین فانی کار را حبس بود
 ز منیکو بد خود هرگاه نیست
 سفیه تنگ بایه و هرزه کار
 ریا پیشه و کامل و بد سرشت

بهر شخص این نکت معلوم نیست
 و لیکن بهر رنگ و شأنش جداست
 بقید برستیدنش تا نیست
 بجهت بلوغ و بعضی تمام
 بدان این چنین کار را ساساکی
 و یا بهر آرام دل می کند
 ز حد بیش خون جگر خورده ام
 دیگر خواهد آزار جاندار را
 مدار و کفایت رسته اختیار
 که ایدار سانسست بیش از قیاس
 تجنست نداند بهر کار خویش
 کشد رنج و محنت برائے خدا
 ز نایا بیش هم نگر دو طول
 نفیست شمارش که اوست گنیت
 برائے غرض از همه یار شد
 کشد رنج و محنت پنهانی خویش
 اگر یافت خوش ورنه جان کا بد او
 بود دامن آلوده ما و من
 فشار و بهر کار برائے غرض
 غرض خویشتن دار را حبس بود
 بدانند که از راه گمراه نیست
 جفا کار و حق پوشش و بطلان شعار
 بود کار او محبتگی کار زشت

بخیرات و جگ پیره یا بند خلق
 بغفلت کند ترک اگر تا نیست
 بر آن کس که از خوف غمت گذشت
 چنین ترک را راجعی نام هست
 کند کار و بهیسه و خواب از آن
 چنین ترک از ساقی می شود
 ز نیک و بد آن کس که آنسو غمت
 ز کردار خالی نباشد بشمر
 ولیکن پی خویشتن غافل کند
 سه گونه بود کار های بشر
 ز کار نیکو می رود در بهشت
 بقید تناسخ کند و در دشت
 سبب پنج باشد بکار جهان
 حواس و تن و جان و نفس و عهد
 چه از تن چه از دل چه کار از زبان
 کسی که سبب دست خود داشته
 به نزدیک من جاہل و غافل هست
 ز قید خودی هر که وارسته است
 ز خونریز هم نیست نقصان بر او
 سه حکم است کردار را ای عزیز
 که دانست و داننده و علت
 به ترکیب گن کار سه قسم شد
 بود ساقی آنکه هر جاشش دید

پیر آسوده باشند ارباب دلق
 به نزدیک من ترک آن ناگیت
 به نزدیک خود ترک را خوب داشت
 ز مقصود و بهیسه و ناکام هست
 بهیسه کار خود را نه بیند میان
 که راه نگوشتی می رود
 به پیشم همان محض نیکوتر است
 که باشد که ناید درین ره گذر
 برای خدام و عاقل کند
 که نیکت و بد نیک و بد بشر
 بقصد بهیسم بود کار زشت
 بانواع قالب درون آردش
 سر انجم آن کار زانها بدان
 نباشد جز این پنج در پنج عهد
 همه کار موقوف باشد بر آن
 همه کار اندوات انگاشته
 ز حق دور ماند که پیر باطل است
 ز غیر حشدا چشم خود بسته است
 که دغل ندارد من و ما در او
 نگهدار حرفم بگوشتن تمیز
 دلی کار و البته قدر تست
 که آن عاقبت تنگ بر جسم شد
 بهیسم حقیقت تماشا شش دید

بگرگشت نو سام پید آتشکار
بحرف نخستین بود رنگ زرد
بود حرف دیگر برنگ سپید
سوم حرف باشد برنگ سیاه
الف راست تأثیر سوزنده نار
بتا شیر خورشید میسم آمده
ج ترکیب این هر سه شد کائنات
باعتنا از هر کار او را بخوان
همین را کنند اسم ذات اعتبار
نباید بانکار حق شد مضر
ره در رسم و آئین همه راستست
بر بے اعتقاد می اگر کار کرد

اگر بن در آن هر سه داخل شمار
ز تا شیر رهن برو کار کرد
که شد فاصه ست گن از ثی پدید
که دارد خصم سال تو گن بجگاه
بتا شیر مرد آتش شده آشکار
کز و کار مانع عظیم آمده
که اینها صفات اندوختن ذات
که در مزلیست هر حرفش شکر است
شود ذکرش داخل بزم یار
که این کار چون زهر باشد مضر
دل خویش منکر عیب کاستست
پس جان خود منکر آزار کرد

ادھیائے سیزدهم سنیا س جوگ نام

وگر گفت کاسے راندان جہاں
کہ دارم تمت ز حد بیشتر
بگفتا بجن ترک ہر آرزو
کہ سنیا س ترک تمت بود
بود تیاگ ترک عمل خواستن
نوشتند در سائیکہ اہل نظر
گناہست بر آدمی ترک فرض
تجقیق من ترک باشد رنگ
نکردن گناہست و کردن صواب

بگو حال سنیا س و تیاگ این زمان
ہی سوز دم شوق مضطر جگر
پس آنکہ ز سنیا س حرفے بگو
بیاد حسد ابودن اولی بود
ہے گنجے نشستن ز برد خاستن
کز آزار جاندار باید حذر
کہ بردمہ آتش سست مانند فرض
کز ان گشت ز آئینہ ام دور رنگ
ولیکن نحو اہد ز کردن ثواب

بود طاعت جسم غلبه و نیاز
 پرستیدن دیوتا و پدر
 بخت بد و قسری باشد مدام
 عبادت بگفتن چنین می کنند
 به شیرین زبانی و آهستگی
 بهر کس بگفتن بعت دور خویش
 سخن می کنند مرد روشن ضمیر
 بدین علوم و بذکر خدا
 بود طاعت دل همیشه خوشی
 بهر رنگ با هر کس حاجت
 دل خویش کردن چو آینه صاف
 اگر بعینه ضایع طاعت کند
 دیگرست دلداده آرزو
 اگر بهر آزار کس می کند
 بود خیره کردن بسختی
 و پدر و لیکن نه در مزدگار
 و پدر که اینگونه او ساقی ست
 غرض خواهد و مزد و محنت و پدر
 و پدر انگار تاسی مال خویش
 کی شد سه دانه شد صد هزار
 ز حرف نخستین بر تپاشده
 ز حرف دوم بشن آمد پدید
 ز حرف سوم آمد راست بین

نمودن ز انفسال بد است از
 دیگر پیر و استاد اهل نظر
 بگوید به تطهیر تن صبح و شام
 که هر حرف را دلنشین می کنند
 که افتد سبب بهر و بستگی
 نکردن بزحمت زبان سینه ریش
 خوش آینه و راست و دلپذیر
 شب و روز بودن بصدق و صفا
 منور و خوردن فصاحت و فاشی
 بقبضه دل خویش پرداختن
 دو چای به کس شدن سینه صاف
 بود ساقی و مناعت کند
 بود و راجی می پسندیده خو
 بود تاسی و هوس می کند
 شود خوشنما تر چو باشد بجا
 بجای نگو بهر پدر و دگر
 و گریه خواهش و پدر راجی ست
 چو خوشنمائی و شهرت و پدر
 علی الرحمن احکام آئین کیش
 و زان هر سه گرفت عالم قمار
 زمین آتش و بید پیدا شده
 دگر آتش بهر بار و هم جهر بید
 بهاد و خورشید و غلبدین

اوهیائے ہفتدہم ترک بھاک نام

نہ حال کسے کن پریشم بیان
 ولیکن علی الرحمنم این بندہ
 چہ این شخص را دین و آئین بود
 کہ بر طبع خود ہر یکے ہست محو
 مثال دل شخص پر کوزہ ہست
 دشن ہست مائل براہ ہستیں
 کہ ہست این پریشم ہمہ درد و غم
 کند از ریاضت دل و سینہ ریش
 کند اعتبارش زارباب دلق
 بر احوال خود مے نماید ستم
 کہ ہستند ایشان ہمہ رنگ و دیو
 از ایشان اذیت رسد و بدم
 و گر خیر کہ دن بخلق خدا
 برہ اہل ست گن ہمہ دم بکار
 ملک سود پر شور و ہم لحم کش
 کند اہل رعین ہمہ خستیار
 خور و ہر کہ تم طبع باشد و را
 کند صرف آن دولت و مال و جاہ
 کہ گرفت در مزد خود یار را
 خلافت کتب طاعت طاعت
 نہ امد بحق اعتماد تمام

پر سید ارجن کہ لے راز داں
 کہ دار و محبت بسیار خدا
 ازین ہر سہ گن در کہ میں بود
 بغرمود باشد ارادت سہ نحو
 ترا و دہماں ہر چہ در کوزہ است
 پرستد ملک را بست گن قریں
 برج و چہ و را جھس شیا طین تم
 ہر آن کس کہ غافل ز آئین کیش
 بود در دل او کہ این جملہ حلق
 ز بیدار نشی ہست در بند منم
 بود انجینیں کس پرستار دیو
 مرا ہمہ کہ جان ہمہ عالم
 سہ گو نہ بود جگ و زہد و غذا
 غذا ہائے مرغوب و ہم خوش گوار
 و گر تلخ و ہم تیز و گرم و ترش
 کہ باشد مضر و بے نا گوار
 و گر شور و پر سر و شب ماندہ را
 نتیجہ نخواہد ز جگ ہیچ گاہ
 کند صاحب ست گن این کار را
 نتائج طلب خود نما را حیعت
 نہ افسول نہ خیرات زر نے طعام

بگوید کی هر چه خواهم كنسم
 ز فهميد باطل بدان چنان
 منم عارف و كامل و زور ور
 لذا كه ميتياز بهر من است
 نباشد بجز من كس شادمند
 شريف النسيب در زمانه منم
 منم آنكه خيرات و جگ ميكنم
 اسير كنند هوا گشته اند
 سر اسر بود بر غلظ راسه شال
 به سيم و زير خويش دارند ناز
 بوفت بزرگان ندارند گوش
 بكار و ريا خيرو طاعت كنند
 بصد رنگ جور و جفا مي كنند
 نه من كس گريزند با ديگران
 ز حد بشيتر غافل و ميشنند
 به تنهائيهود در ميروند
 سه دروازه در زينت ايجوان
 ازين هر سه در رفتن خوبانيت
 كس كه ازين ره شود بر كنار
 رود هر كه بيرون ز فرمان بيه
 اگر هست مقصود من نظير

كس را ز نعم ديگر كس را ز نعم
 كه جز من نباشد كس در جهان
 منم حاكم و عادل و دادگر
 غرض دين و دنيا ز بهر من است
 نصيب و گرفت بخت بلند
 عديم النبال و چكانه منم
 بكار لكو تاز و تنگ ميكنم
 گرفتار دام بلا گشته اند
 چو ميرند دوزخ بود جايشان
 ز كج فهمي خود نسيان باز
 ز هستي بهر محطه بازند هوش
 پي خود ستاني رعيت كنند
 پي كار خود قتل عامي كنند
 محبت بگيرند اين خود سرا
 كه با نذر را بهر جگ ميكنند
 بحجم سنگ و خوك و خر ميروند
 طمع هست خشم هست و شهوت بل
 كه اين راه و اصل بطلوبيت
 كشته آن هم ناز را در كنار
 ز مقصود خود ميشود نا اميد
 مكن انچه منعست و مشت استر

خلافت بزرگان نكردن خوش است
 با من خود جان سپردن خوش است

هر آنکسکه اوراست ايشش خصال
 ريا سیرتی - مکر اندیشگی،
 قسادت دیگر اعتدازی بحال
 ششم ابلهی کوبلای بدست
 نلک سیرتاں با حسد او اهلند
 مین ریش ارجن - که خوش سیرتی
 دوگون بود حشوق ایجاب دهن
 وگر آنکه انکار من می کنند
 ز کج فهمی خود نخواهند بید
 ز حق در گذشتند و باطل شدند
 سخن میکنند آن حسد انکاراں
 کسانے که دارند این اعتقاد
 ستم می کنند و جفا می کنند
 همه تابع خواهش کام دل
 همه تن تکبر - سر ایا عنبر و
 زستی غفلت چنان بیخود اند
 شب و روز در فکر بگردنست
 رسنه های حرص و هوا در گلو
 تناکش عیش و عشرت همه
 ز جور و ستم جمع زرمی کنند
 عجب شورشی هر یک در برت
 گوید که امروز این یافتیم
 که فساد اگر هم میسر شود

نخواهد رسیدن بسبب نوم وصال
 غرور و تکبر - جفا پیشگی،
 بخود چیدن از فرط حسن و جمال
 که بهر شیاطین جزای بدست
 شیاطین صفت هرزه و اطلن -
 نه چو ابله ها رفت در غفلتی
 یکم آنکه کردم از آنها سخن
 ز ناحق شناسی سخن می کنند
 کلام الهی ندانند بید
 ز رسم و رده خویش غافل شدند
 که آمیزشش مردوزن شد جیهاں
 سرور و شش در ته خاک باد
 ز باطل خیالی جیها می کنند
 ز خود رفتند و محو آرام دل
 ز راهیکه حق ست بسیار دور
 که محور ضلالت شیاطین شدند
 ز طول امل رشته در گردنست
 تمامی فساد و سر ایا اعلو
 گرفتار زندان غفلت همه
 ته بار عصیان بر می کنند
 ندانند مالک کس دیگر ست
 ازین یافتیم خوب دریافتم
 بدین پنج تنجیسه زر شود

بگوید کی هر چه خواهم كنسم
 ز فهميد باطل بدان چنان
 منم عارف و كامل و زور ور
 لذت كنم هيئت از بهر من است
 نباشد بجز من كس شادمند
 شريف النسب در زمانه منم
 منم آنكه خيرات و جگ ميكنم
 اسير كنم هوا گشته اند
 سراسر بود بر غلط راه شال
 برسيم و ز خویش دارند ناز
 بخت بزرگان ندارند گوش
 بكار و ریا خیر و طاعت كنند
 بصدر رنگ جور و جفای كنند
 زمین می گیرند - باد گیران
 ز حد بیشتر فاضل و بیشترند
 به تنهای مهوود در میروند
 سه دروازه دوزخ است ایچوان
 ازین هر سه در رفت خوب نیست
 كس كوازیں ره شود بر كنار
 رود هر كه بیرون از فرمان بسید
 اگر هست مقصود من نظر

كی راز نم دیگر می راز نم
 كه جز من نباشد كس در جهان
 منم حاكم و عادل و دادگر
 غرض دین و دنیا ز بهر من است
 نصیب و گرفت بخت بلند
 عدیم المثال و چنان منم
 بكار بگو تا ز و تنگ ميكنم
 گرفتار دام بلا گشته اند
 چو میرند دوزخ بود جای شال
 ز كج فهمی خود نیایند باز
 زمستی بهر محطه بازند پوش
 پے خود ستانی رعایت كنند
 پے كار خود قتل عامی كنند
 محبت بگیرند این خود سرا
 كه جاندار را بهر جگ ميكنند
 بحجم سنگ و خوك و خر میروند
 طمع هست و شتم هست و شهوت بال
 كه این راه و اصل مطلوب نیست
 كشد آن هم ناز را در كنار
 ز مقصود خود میشود نا امید
 مكن آنچه منعت و حشا ستر

خلافت بزرگان نكردن خوش است
 بآیین خود جان سپردن خوش است

هر آنکسکه اوراست ايشش خصال
 ريا سیرتی - مکر اندیشگی،
 قساوت و گراعت رازی بحال
 ششم ابلهی کو بلاے بدست
 ناک سیرتاں با حسد او اهلند
 میندیش ارجن - که خوش سیرتی
 دوگونہ بود حشلق ایجاب دمن
 و اگر آنکه انکار من می کنند
 نه گنج فہمی خود نخواهند بید
 زحق در گذشتند و باطل شدند
 سخن میکنند آن حسد انکاراں
 کسانی که دارند این اعتقاد
 ستم می کنند و جفا می کنند
 ہمہ تابع خواہش کام دل
 ہمہ تن تکبر - سر ایا عنہ و
 زستی غفلت چنناں بخود اند
 شب و روز در فکر بگردنست
 رہنہای حرص و ہوا در گلو
 تنها کش عیش و عشرت ہمہ
 ز جور و ستم جمع زرمی کنند
 عجب شورشی ہر یکے در برست
 گوید کہ امروز این یافتہم
 کہ فساد اگر ہم میسر شود

نخواہد رسیدن بسزم وصال
 غرور و تکبر - جفا پیشگی،
 بخود چیدن از فطر حن و جمال
 کہ بہر شیاطین جزائے بدست
 شیاطین صفت ہرزہ و اطلن
 نہ چون ابلہاں رفتہ در غفلتی
 کیے آنکہ کردم از آنہا سخن
 ز ناحق شناسی سخن می کنند
 کلام الہی ندانند بہ
 ز رسم و رہ خویش غافل شدند
 گز آمیزش مردوزن شد جہاں
 سر و روشاں در تہ خاک باد
 ز باطل خیالی جہاں می کنند
 ز خود رفتہ و محو آرام دل
 ز راہیکہ حق ست بسیار دور
 کہ محور ضلالت شیاطین شدند
 ز طول امل رشتہ در گردنست
 تمامی فساد و سر ایا عنلو
 گرفتار زندان غفلت ہمہ
 تہ بار عصیان بر می کنند
 ندانند مالک کسے دیگرست
 اتریں یافتہم خوب دریافتہم
 بدیں پنج مخفیہ نہ زر شود

نمود ترا شوکت و شان خویش
مغواب انیمه آه بیدار شو
وگر نه عبث رنج و محنت کشید

بگفتم تو راز پنهان خویش
بغفم و خبر دار و همسپار شو
هر آنکسکه فهمید جائے رسید

ادھیائے شانزدہم دیو و اسر سنیت

مراں آدمش کو ملک سیرت است
بمجز و تصدع حبیب سودنی
بیشق کسے خون دل خوردنی
و فیض بر خلق بکشا دنی
بپیش نظر داشتند مردنی
پے کار کس تاز و تگ کردنی
ازین دامگہ قصد و ارستی
پے شعلہ خونی حبّ برفتنی
کہ باشد برابر بدر سفتنی
ز ایندے کس دست افشاننی
بود هر چه از کبیر انداختن
نکند نبودن صف خواستن
دل خود ز لذات برداشتن
دل نرم خود را بعباد داشتن
ز اوج صلابت چو خور تافتن
سراسر گدازت تا مل شدن
زعت و حسد دست برداشتن
کہ انجاست اے یار کیسا شدن

بهر کس کہ این بست دشمن خلعت است
صفای دل و بخیطه بودنی
بفکر تن و جان بسر بردنی
بقتدر میسر به کس دادنی
بست این حواس خود آوردنی
شدن جلد تن صرف جگ کردنی
بعلم و عمل جان و دل بستنی
رو زاهری را بسر رفتنی
بجز راستی کم سخن گفتنی
ز قهر و غضب دور تر ماندنی
سخا پیشگی وضع خود ساختن
بصبر و قناعت جگ کاستن
بطف و کرم کار بگذاشتن
ز کردار زشتی حیا داشتن
ز ناکردنی ردے خود تافتن
به سختی مہر تن تحمل شدن
درون و بیرون پاکتر داشتن
ز بس عجز با خاک کیسا شدن

چگویم ازاں خلوتِ خاص آہ
 نگہ دید آن کس کہ آنجا رسید
 بود نورِ حیاں شدہ نورِ من
 ہمیشہ پس از مرگ با خود برد
 دل و پنج حس جاں کشد سوائے خویش
 دل و پنج حس محو کارِ خود اند
 زِ حالاتِ جاں عاشقان آگہند
 تماشاے جاں در بدن میکنند
 ز من مستعارِ ست نور و فروغ
 چہ مہر و چہ ماہ و چہ سوزندہ نار
 منم آنکہ بارِ جہاں مے کشم
 شوم مہ نباتات تا پرورم
 فراموشی و یادِ عالم منم
 منم آنکہ مقصودِ بید آمدہ
 منم آنکہ بید از زبانِ منست
 جہاں از وجود و عدم با ہم است
 ہمہ در فنا نیست عارفِ بجاست
 اچہر جان و چہرِ قالبِ رفتنیست
 جہاں در جہاں روشن از شانِ اوست
 من آنم کہ گشتم بخود آشنا
 چو دانستم این را کہ من کیستم
 ز فہمیدِ خود پر کہہ اوستم شدم
 شناسائے من عارفِ کامل است

کہ بود رہِ تابشِ مہر و ماہ
 نہ از وے خبر ہیچ گوشے نشنید
 قریب است از دلِ رہِ دورِ من
 چو بادِ بے کہ بوی خوش و بد برد
 دریں گلستانِ میکشد بے خویش
 ز پابندی جسم یا رِ خود اند
 گرفتارِ لذاتِ حسِ ابلہ اند
 نہ چوں ابلہاں پر سخن میکنند
 بود دعوے صبح صادق دروغ
 فروزندہ تابندہ از من شمار
 چہ دانند بارِ آن چہاں مے کشم
 شوم آتش و مرعند را خورم
 دریں خلقِ شادی و ماتم منم
 منم آنکہ یاس و امید آمدہ
 ز عرشِ آن طرفِ آتِ انِ منست
 چو گیسوے خوابِ خم اندر خم است
 کہ اورفته است از خود و با خداست
 و گر آنکہ با کبریا و منیست
 بچشمِ آیتِ ہر کہ جہانِ اوست
 گذشتم ز بحرِ فنا و بختا
 گرفتارِ تن از چے چیتم
 چو معبودِ مسجودِ عالم شدم
 بہر رنگِ یادِ منش در دل است

منم صورت ومعنی ذات پاک
منم کوہ تن نخبات آمدہ
منم کوہین مستحکم و بے زوال
منم آرام آرام آن خلوت

چہا مینا یم دریں مشت خاک
یک ذات در صد صفات آمدہ
منم آن کمالے کہ باشد کمال
کہ از خلوت آوردہ در جلوت

اویہائے پانزدہم پر کہوتم جوگ نام

عجائب درختیت این کائنات
ہر شاخہا سوے پائیں عمیاں
ولے پیدارست و ناپائیدار
بود میدواں ہر کہ این را یافت
تہا شاکن اورا دریں کہنہ کاخ
یگن شاخہایش تنومی کند
وگر نہ کند میل بالا روی
خواص جو اسش بود برگ و بار
قضاریشایش باعمال بست
دواند گمانہ الفہمش ہوس
کہ سرسبزی او چہاں مے شود
بود بیخ او محکم از یاد من
پس از قطع او میتوانی رسید
بحلوت گہ نافذ انگہ در آ
بمنہ لگہ وصل او آن رود
ز یاد منی دامن افشانہ است
نہ خصمی بکس نے محبت بکس

کہ بخش ببالاست لے خوش صفا
ورقہائے بیدست ہر برگ آن
نہا شد جواب روانش قرار
تہ کار آن مایہ نامہ یافت
بہر شاخ باشد پر الگندہ شاخ
ز آرزو ہوا سہ فرومی کند
بمغز سخن رس کہ عارف شوی
ہوائے ہوس داردش معتبر
بر نصفیہ کیں نقش آمال بست
کما مینقی نیست معلوم کس
چگونش بہار و خزاں مے شود
بپایش ز قطع اہل پیش کن
بجائیکہ ناید بید و شنید
در آن منہل خاص از در در
کہ باد امن پاک چوں جاں رود
بنائے تنہا بر افگندہ است
برانہ کہ باقیست اللہ و بس

زمست گن شود عافیت حق شناس
 تو گن کند مست و دیوانه اش
 بود میل اول بطرف عسلا
 تو گن به تحت القری می برد
 ازین هر سه انشوم منم جان من
 ازین هر سه هر کس عبدا می شود
 بگفت که آه رفت تو هم
 ازین هر سه گن هر که وارسته است
 چنان دامنش چو تلی شوم
 بگفت هر آن کس که آزاده است
 نباله ز ایصال مطلوب او
 مساوی بود پیش او هر کس
 بداند ز گن یا تغیر بود
 به تحریک آینه ساز جانم رود
 عشق ندارد بکار جهان
 ز رو سیم و فل و در و خاک سنگ
 نماند ترا و نخواند مرا
 نه از عزت افتخارش بود
 بود دامنش پاک از مدح و ذم
 شمارش بود بردباری هم
 بکار جهان دلدهی کم کند
 گنایت نامی چینی کس بود
 که مست است از یاد من صبح و شام

رجو گن کند طامع بے قیاس
 به بیداشی سازد افسانه اش
 میانه بود محور حص و هوا
 بسبب از گنجانا گنجایم برد
 به چشم حقیقت ببین شان من
 خدا شاه دست او حنایم شود
 عزیزان جگر گفت تو هم
 دل خود بگیو که تو بسته است
 درین راه تا یا به پایش روم
 بهر جا بیک جلوه دل داده است
 نماند ز حرمان مرغوب او
 ز شادی نه شادان نه از غم غم
 گن مسکنت که تکبر بود
 که این ره بدل آشنا کم رود
 غریبه بود در دیار جهان
 برابر به بیند چو افتد بچنگ
 بهر رنگ در جلوه داند مرا
 نه از ذلت خویش عارش بود
 بیک حال باشد بهر وستم
 بود کار او حق گذاری هم
 ازین دام که خاطرش رم کند
 غرض آدم خوب اینکس بود
 کشیدست میخانه ام راتمام

وگر نه عبث عمر در باجستی

اگر یافستی کار خود ساختنی

ادھیائے چہار دہم نرگن بھاک نام

کہ بالاتر ازوے سخن مشکل است
 ز دریائے معنی گہر یافت است
 دیش باب در دست آوردن است
 بصد رنگ آن کس کہ این نقش بست
 جہاں جلد زیرہ ازان من است
 کز وگشت مبنیاد عالم درست
 از و بست تسکین و آرام جاں
 کہ انسان ز آمدن شدن و آرہد
 از و کار و کرہ دار پیدا بود
 از و سر زند جاہلی و کاهلی
 سر آدمی را بشور آورد
 بر و کار خود را بہر رنگ پیش
 و گر رج ز کردار نا کام جاں
 کہ ادہست اسباب بیداشتی
 بخونگہم می رسد آن کسے
 بصف ہلے نیکاں علم بہ فراشت
 بود داخل زمرہ ابلہاں
 کہ کارے نباشد بہ از کار نیک
 کشد از حکومت جفاے عظیم
 کہ نشناسد آن جو ہر سر در را

کنوں آن سخن بر زبان از دل است
 تر این سخن ہر کہ دریافت است
 چون فارغ از نادن و مردن است
 زمان و مکان و دیگر ہر چہ است
 بر بہت کو تخم دان من است
 ہیاس گن شد نہ ماتا نخست
 صفائے ستوگن چو آئینہ داں
 ہماں دانش معرفت میدہد
 رجوگن ہمہ تن منتا بود
 نتوگن بود موجب غافلہ
 ازین ہر سہ گن ہر کہ زور آورد
 دیش را دہیل اوصاف خویش
 اگر ست بود بخشد آرام جاں
 تم آر دگر آن خواب بیداشتی
 اگر در ستوگن و دجاں کسے
 اگر جامہ را در رجوگن گذاشت
 و گر در نتوگن گذشت از جہاں
 ستوگن بیاید بکردار نیک
 ز رج بر سر آید بلاے عظیم
 نتوگن کند بجنس و مرد را

بود جلوه او بہر مغز و پوست
 شناسندہ بینندہ دانندہ اوست
 ہمان است گیرندہ ہر مژہ
 بروں از بدن ہم درون بدن
 شناسای او شو کہ رویش بس است
 کہ طالب او در آب و گل است
 کہ در ریاضت تن خود گداحت
 کہ بہر او جگ و خیرات کرد
 بہتر لگہش می رود ہر رہے
 مکن و مکان با ہم آمیختند
 بہر کس نگاہ تو آفتد ہمانست
 ہمہ رستنی او بجائے خود است
 بیکر نگیش دیدہ را واکند
 چو اینجا رسیدی رسیدی بکام
 در این صورت آزار خود ہم مکن
 تعلق بہ پرکرت دارد عمل
 ہمہ در یکے ہیں یکے در ہمہ
 قدیم است فانی نخواہد شدن
 چو آکاش ہر جا است لیکن بجاست
 چو خورشید کو نور ہر منزل است
 کہے با حقیقت شود آشنا
 منہ دل بریں خود پسندی خلق
 کہ یاراں حیرا یا بگل مانہ اند

تماشائی خود در این پردہ اوست
 تو گوئی ہماں آفرینندہ اوست
 ہمانست از پائے تا سر مژہ
 از احتلاک شتون بدن
 غرض او در سخبا عجاب کس است
 کہے حلقہ زن بر سر اے دل است
 کش جلوه در بت پرستی شجاعت
 کہے گوش خود بر حکایات کرد
 پرستندہ او نمیرد گہے
 غبار نفسین بر آنگیختند
 ہماں جلوه پرداز کون و مکانست
 کہ اینہا ہمہ از براے خود است
 بہر رنگ او را تماشا کند
 کہ او جلوه گر بہت در ہر کہ ام
 نگہ دی اگر نیک بد ہم مکن
 بود منارخ آں پر کہ از ہر اخل
 نگہ اند تا قل و سنگن بر ہمہ
 حبز او زندگانی نخواہد شدن
 کہے کو چنان دید باب بقاست
 بدانگونہ او شمع این محفلست
 کہ بیند ز پرکرت او را حبد
 بدان موجب پائے بندی خلق
 حیرا دور از اں کام دل مانہ اند

همانست آتش همانست آب
 برمی ذات او از حق و باطل است
 همانست چشم و همانست گوش
 توانا و زور آور و برتر است
 جهان جمگی آمد از کوه او
 جهان و زمان و مکان آن بود
 همان آشناست بیگانه است
 محبت کند گر کینش شکل است
 بری از صفات و همه تن صفات
 رونده همانست و آینه اوست
 نیاید چو او ناز نینی کند
 قریب از قریب و بعید از بعید
 نماید چو مقسوم و مقسوم نیست
 فنا و بقا و جهان از ویست
 مه و مهر بریز نورست از او
 همان است عارف همان معرفت
 بود منزل خاص آن از دل
 ز قالب ز عرفان زد استنی
 بحر نسیم رسد گر پرستنده ام
 بجز پر که نبود کس در جهان
 از آن پرده او را بلا در سرست
 کس کو به پرکت و پر که شناست
 بود پر که فرما زوای بدن

بهر ذره تا بد همان آفتاب
 ولیکن به رنگ او شامل است
 همانست مستی همانست هوش
 محیط جهان و جهان پرور است
 شود باز گشت همه سو او
 حواس و قیاس و گمان آن بود
 همان مسجد و دیر و میخانه است
 که مستغنی است و بخود مال است
 همان غیر ذات و همان عین ذات
 نشیننده جنبه پاینده اوست
 اگر عقل باریک بینی کنند
 همان می تراود ز گفت و شنید
 بهر جا ست پیدا و معلوم نیست
 همان جلوه پرداز در هر شی است
 بود هر چه تاریک و در است از او
 بود میرسد اهل دل عاقبت
 بود بهر عرش ازین راه دل
 بگفتم و ز اندیشه کردم غنی
 رسد تا بجایی که من بنده ام
 نقابست پرکت بر روه آن
 چو برخیزد این پرده او برتر است
 ز بند گران تناسخ را است
 از است محکم بنای بدن

شکیبائی و رنج و راحت دیگر
 ز عرفان سخن می گنم گوش باش
 بود عارف آن کس که مغرور نیست
 نگردد روادار آزار کس
 تحمل چو کوه گرانش بود
 بود راحت و رنج کیسان برش
 بود راستی پیشه و حق گذار
 کند خدمت مُرشد خود بجا
 بهر قسم دارد تن خویش پاک
 بگفتار و کردار فتا در بود
 بود تارک التذاذ حواس
 نه چینه دکان حیل و ربهیا
 ز حالات جسم آگهی خوشتر است
 جوانی و پیری و مرگ و حیات
 ندارد زنده زنده زن آفت
 نبالد چو مقصد شود حاصلش
 ز دایه ز دل نقش غمیر مرا
 کند مسکن خویش جا بای پاک
 سپهریزد از صحبت ناکسان
 پیش نظر داردش روز و شب
 همین است عرفان دیگر غفلت است
 کنون با تو میگویم آن را ز را
 که آفت از او نجات است

همین است چشمت سخن مختصر
 سراپا حسد و جنگی هوش باش
 ریاضت گیهاش منظور نیست
 نخواهد که بر هم زند کارش
 فراغت ز هر دو جهانش بود
 خیالات باطل رود از سرش
 کجی و فریشت نباشد شعار
 بجوید رضایش بهت در توان
 نباشد اگر آب یا نمشت خاک
 بر افعال و اعمال ناظر بود
 شعارش بود شکر و صبر و سپاس
 کند کار خود را نه بین میا
 چه گویم که در وی چه مقصود است
 مرصه های دیگر ز چندین جیات
 که عائد نگردد با و کلفت
 نکاهد ز رفعت آن مطلب دلش
 نماید بهر رنگ سیر مرا
 برابر کند خویش را با خاک
 بداند که عرفان بود جاودا
 که محفوظ ماند ز رنج و تعب
 مدّه وقت از دست تا فرصت است
 که بنماید آن مایه ناز را
 ز او نام و انعام انور است

باو باش و آزادگی پیشه کن
 باں خمیر خواه حنلاق مدام
 ز ماتم مکاه و ز شادی مبال
 بنائے تمنا ز دل بر کنی
 بزی بے نیازانه و شاد باش
 رسد انچه از غیب شادان بخور
 مباحش انهمه در تلاش مکان
 هراں کس که آزاده دل در جهات
 یلار د و لاکه معاشش بود
 سخنهاے من آب حیوان بود
 شنیدی اگر زندگی یافتی
 و گر گفت ارجن ز راه نیاز
 که است پر کرات و هم یک کیت
 کرا گیان گویند هم نمی کرا

دل خویش خالی ز اندیشه کن
 بکش تیغ جو رستم از نیام
 بدو غریبان بکیں بنال
 بیا و الهی سخن سر کنی
 ز مدح و ذم حنلق آزاد باش
 و گر دست یابی بهر سماں بخور
 بحق باش و هر جا که خواهی باں
 بهر جا که شد خانه او همانست
 نه از بهر روزی تلاشش بود
 که شنونده را باعث جاں بود
 چو خورشید تابندگی یافتی
 که اے کار پرداز عالم نواز
 که امیں بود چھترک چھترک چیت
 مفصل بکن لطف بهر خدا

آوهیائے سیزدهم چھترک نام

بگفت که چھتر بدن را بدان
 کس از حال ابدان خبر دار نیست
 شناسائی هر دو عرفان بود
 کنوں با دل جمع بشنوز من
 کسانیکه راه خرد زنت اند
 من و ما و عقل و دل و ده حواس
 بود اقتضائے بدن چند چیز

بود چھترک عارف را ز دلاں
 بجز من کس واقف کار نیست
 که مقصود صاحب دلاں آن بود
 سخن می کنم از طلسم بدن
 سخنها در خیال بے گنت اند
 و گر قدرتی کوست محکم آسای
 تمنا عداوت - محبت - تیز

بگفت که عشقم بیاموز تا
بمن محو کن خویش را آنچنان

بنار و نیازم شوی آشنا
که دیگر نه بینی تو خود را میاں

ادھیائے دروازہ ہم بھگت جوگ نام

دیگر گفت ارجن لعجز و نیاز
مرا دل و جان من داده
ز لطفت نماندست مشکل مرا
که گردم تماشائی مقبلاں
بعشق تو از خویش متن رفتہ اند
ریاضت کشا ز چہ در سر بود
چسماں محو عشق تو گردیدہ اند
کہ امت وصل کہ امت دور
بگفت کسانے حقائق شناس
ز ہر دو جہاں دامن افشانده اند
نہ در یاد من با حند آیند شاں
دل و عقل سوئے کسی داشتند
پرستار آب و گل و سنگ باش
تصور کن جسم شدن نور را
و گرنیت طاقت کہ از خود روی
بہر کار در پیش چشمش بسیں
چہ طاعت چہ بہت چہ سالک شدن
اگر ارجن از بہر من کردہ
باومیری در دل اللہ کن

کہ بروئے من شد در فہم باز
ز ہر کار من عتدہ بکشادہ
مگر آرزو بہمت در دل مرا
فتد چشم بہ روئے صاحبلاں
بسوز محبت جگر تفتہ اند
مشقت برائے کہ اکثر بود
بساط عملائق نور دیدہ اند
کہ امت کامل کہ دار و قصور
ندانند کارے با امید و یاس
شب و روز در یاد من مانده اند
کہ دلدادگان رضائند شاں
نگاہے بروئے کسے داشتند
بہر رنگ در یاد بیرنگ باش
بگفت آرد امان معرور را
مہیائے نابود گشتن شوی
بلطف و مہر و بخشش بسیں
چہ ملوک گشتن چہ مالک شدن
بملک حقیقت وطن کردہ
کنی ہر چہ اے یار شد کن

گمان بردست من ز خویش و تبار
مکرر مکرر بشور و غریو
بمجلس - بخاوت - بوقت طعام
بخشا که بخشند اے کریم
پروا نمت دانیم چوں پسر
کلان کلانی چو تو نیست کس
بسایم سر خود بخاک نیاز
مترسان که مو بر تنم خاسته
نمانی تو آن صورت جانفزا
بفرمود شکلی که چشم تو دید
بامید دیدار خلقی بمرد
بے خاک گشتند در عشق من
بے جاگ کردند - طاعت بے
نصیب تو شد دولت بیکران
و گرشد بحالشان چنان مهربان
بجلوه چو خورشید در حسن ماه
گدا و پدم چکر و سنگھم
پستمبر به بر زنگها و دگر
گمرا چو انجمن گبوشش عیان
و گدگرمستب منی چو مهر منیر
شد اندیدنش شاد ارجن چنان
و گرجبلوه گرشد بحالیکه بود
که نامد شنائے تو از هیچکس

ندانست قدر معذور دار
بگفتم که اے کشن و اے باسدیو
ز شوخی ز طیبت نمودم کلام
بمن رحم کن هست نامت رحیم
ز تقصیر من اے پدر در گذر
بزرگ جهانی چو تو نیست کس
بیفتم بیائے تو اے سرفراز
ز خوفت دل و جان من کاسته
بشکل چست بهج به چکر و گدا
نه چشمه بید و گوشه شنید
کسے جام ویدار مارا نخورد
بے جان نمودند بیروں ز تن
بے رنج بردند محنت بے
که آگاه گشتی ز راز نهان
که بنمود آن صورت دستان
سراپا تحسبی ز نور اله
بدستان او دید زیر کدم
ز پهرائے طاوس تاجش مبر
چو منم حبیب قشقه دستان
گلوزیب آن دلبر بے نظیر
که گوئی دگر بارگی یافت جان
بمدح و شنایش ز باں بر کشود
شنائے تو باشد شنائے تو بس

بگو کیستی با هم غز و شال
 بگفت از رخ دور کردم نقاب
 تو خود مرگ خویشاں نظر کرده
 کس گشته و کس حیدر گیر بود
 چه در خود فرو رفته نهیت در
 همه کیر و ال بخت برگشته اند
 بهانه بنه پیش مردانه باش
 کنونامی تو بخت گیدن است
 غرض آمد آری زن انکار باز
 زبانی را بوضف و ثنائیش کشود
 دیگر مژده تقصیر خود را بخواست
 بگفت کرا هست تاب و مجال
 بفرمان تو بنده بر سه بهیاں
 پرستار تو بجهک هر صبح و شام
 پناه غریباں کس بکیاں
 ز خوف تو دیوان گریزاں شدند
 نباشد چرا قدر و شانت چنین
 ز اسنان و انخابم برتر تویی
 بر تها تویی و تویی مهر و ماه
 تویی علم و عالم تویی نار و باد
 یمن و یسار و بخت و بندوق
 بود قوت تو برون از قیاس
 شناسائی تو کجاست شود

که هرگز نیانی بوسم و کمال
 و لیکن ز رفت از دل تو حجاب
 بر آواں ایشاں نظر کرده
 نمودم ترا انچه گفتد بر بود
 جگر کن بمیدان مردان گذر
 به تیر اجل جسد سر گشته اند
 میندیش از خویش مردانه باش
 که متروک مردان هر اسیدن است
 بعنایان آن مظهر کار ساز
 پایش سر خوشتن را بسود
 کمر بسته از بهر پیکار خواست
 که آرد خلافت تو اندر خیال
 بعنایان تو هست کون و مکان
 تویی قابل سجده هر خاص و عام
 بکن جسم بر حال این نا توان
 هر اسان تحت الشری می شوند
 میاں تو دیدم زمان و زمیں
 ز او عالم و انهبام برتر تویی
 تویی برن و حجم هم تویی خضر راه
 تویی مظهر پاک رب العباد
 به بینم ترا من بچشمان شوق
 بود قدرت تو فروز از قیاس
 همه خلق در توفنا می شود

برزید و ترسید از هیبتش
 سر خود بمالید بر خاک پا
 بطفت تو دیدم جهاں در جهاں
 و لیکن دلم برد از دست من
 که افسر بسر نے جلب در خرم
 بت و لغز می بنا زد و آوا
 بنور رخس زده آفتاب
 باں صورت خوب جانم فداست
 بهر جبهه تو کجا انتهاست
 به تیغ تو جن و انس و ملک
 به تیغ تو نیل و گل و باغ
 بعشقت مهادیوشد زنده پوش
 هزاراں دهن دست و پا بیکراں
 سر و دچم و گند حرب و بم رچم و مات
 مرث سده و ساد و رکھان جهاں
 نظر کرده ترسیده ام آن قدر
 بهتیکم درون و کمرش بچمن
 باخوان خود یا سپاه گراں
 ہم از لشکر مادر شسته دمن
 درو پد سکھندی سران دیگر
 دیگر بحسب خونہا رواں دیدہ ام
 ز بستی خود جمله بیگانه اند
 بنود جبکہ عالم نمودی مرا

بحیرت منروماند از صورتش
 دیگر گفت کای شاه ارض و سما
 بمن گشت اسرار مخفی عیاں
 یکی صورت غیرت صد چمن
 ز زلف مسلسل بعبینگندہ دم
 سہی قامتے ہر نگاہش بلا
 ر بود از کف من طاقت صبر و تاب
 ز من بکہ قربان بش ارض و سماست
 کجا تاب دیدن بایں بنواست
 بہ تیغ تو مہر و ماہ و فلک
 بہ تیغ تو کوه و دریا و راغ
 عشق تو عاشق بود در خروش
 درون تو دیدم جهاں در جهاں
 دیگر بسد و ونیز اشنی کنار
 ہمہ محو در جہلوتہ بیکراں
 کہ پرواز کرد دست ہوشم ز سر
 دیگر یورعسم دشمن جان من
 ہم گشتہ و مردہ اندر دہاں
 دیگر راجہ بیراث لشکر شکن
 بریدہ سران و دریدہ جگر
 بموجش بے مرکشان دیدہ ام
 بیک شمع روئے تو پروانہ اند
 ولیکن نشد دیدہ ہمہ مرا

بود خلق یک ذره من آفتاب

بینی رو چوں ز چشم تو خواب

اوهیائے یازدهم بس روپ درس نام

گفت که ای سرورِ سرشار از
کس یکسانی جہاں پروری
نمودی رزاهِ حقیقت - سخن
گفتی کہ ہستم محیطِ جہاں
کہ آن صورتِ خود کہ عالمِ در دست
شانی اگر - جانِ تازہ دہی
سرافراز دارین سازی مرا
گفت کہ خوبست این آرزو
و لیکن باین وضع دیدار نیست
بچشت دہم انجلائے دیگر
پس آنکہ دہاں را چو گل باز کرد
ز حصرِ آنطرف دید اشکال را
ز ہر صورتش صد برابر بہر
ہزاراں مہ و مہر تابندہ یافت
موالید دید و عنایہ دید
چگویم در او دید ارجن چہا
مریج و مہادیو و اشنی کمار
سموم و نسیم و صبا و دلبور
سیہ ابر باران درخشندہ برق
طبق ہئے پاتال پر مادہ دید

توئی چہارہ پرداز اہل نیاز
زوہم و قیاس و گماں برتری
کشودی در معرفت را بمن
دلہم خواہد اے قندارِ استال
بعابد سرشتان تمنائے اوست
بر خیار امتیہ عنازہ دہی
خبردارِ کونین سازی مرا
بر آرم بوضع خوش لے کا مجو
کہ این چشم بابِ بُخ یار نیست
کہ جز من نفیت بجائے دیگر
جہاں را در جلوہ پرداز کرد
بصد رنگ آں مہر تمثال را
بن از واد او بخوبی و مہر
فلک با درازی درخشندہ یافت
بدید انجہ ناید گفت و شنید
ز تحتِ الشری تا بہ فوق السما
سریش و دھنیش و گنیش و کمار
گلستان و فردوس و حور و قصور
نظر کرد زینساں ز پاتا بفرق
عجائب ازین نوع بسیار دید

منم علم ویدانت و بخت و کمال
 بنوع بشر شاه شاهان منم
 منم کام کاججاد عالم ازوست
 بیستراں بود نام من ارجاں
 بد درندگان شیر شرده منم
 مرا نام وندست اندر ساس
 منم انزماں کو بود بیزوال
 الف بر شماری میان حروف
 بر قبا و هم هر چه خواهد شدن
 منم کیرت و سمرت و پچھی
 بچندم شناسی تو گایتری
 و منستر میان حکیمان منم
 بیش فصل پیدا است نام لبنت
 منم مانگسر در میان شهرور
 منم فتح و تدبیر و عزم درست
 بد انشوراں نام من شد بیاس
 منم خامشی کوست مهر دهن
 باهل سخن کب بخوانی مرا
 منم معرفت بهر مندرز انگاں
 یقین دان منم اصل خلق جہاں
 غرض هر چه هستم منم اے عزیز
 فزون از بیانت حالات من
 گمان و قیاس و جنبالم بدان

منم صاحب شان و غرّه جبال
 خداوند انجسم سپال منم
 منم برن ماواے من آبجوست
 بفنرمانز وایاں مرا جمنجواں
 گر گر در طيور ان صید افکنم
 که داند خویش عبارت شناس
 منم مرگ کا نرا بگویند کال
 منم آفتابے بری از کسوف
 منم تابود این زمان و زمان
 تچھاں بدھ و هم دھیرج و کسرتی
 هست سام در سامها بنگری
 مصاحب میان ندیاں منم
 منم یار و غمخوار هر ساده و سنت
 قمارم بخوانی ببازی و زور
 کمال کمالم ز روز نخست
 تو ارجن درین پاندوانم شناس
 منم حسن تقصیر اهل سخن
 بفنرمانداں عدل دانی مرا
 منم شور سوداے دیوانگاں
 منم جان نمیبان کون و مکان
 نفسی گرت هست عفتل و قییز
 بعرفان سر شناسی کمال است من
 اجمال و حبال و کمالم بدان

سدا را بمن اینقدر و انسا
 بفرمود بر حرف من گوش کن
 اوست را منم پور با نام بشن
 مرا در کواکب مه آمد علم
 منم اول و آخر و در میان
 مرا سام نام است در پیدها
 بحسب دلم جان درون تنم
 سیرم میان جیل بشری
 به چوپان و رچشان گیرم شمار
 کارم به لشکرشان جهان
 بر که ها منم بگر نیگو شیم
 بچله ها تو ست جگ مرا بر شمار
 باشبهار پیل بدانی مرا
 به سدها نکیل من بگند هر پها
 با سپاه منم اسپ او حیرت و
 مرا بجز نامست اندر سلاح
 بهار ان منم با سکت نامدار
 به عالم منم کبریا و منی
 به دستان تو پهلا دانی مرا
 بجایا لکیم باد ضرر شمار
 نهنگم بود نام در ماهیان
 بفیروز منم دل منم را بچند
 در آن ناز و انجم او اوسط منم

کجا جو میت چوں شناسم ترا
 خیالات دیگر فراموش کن
 منم پور بسدیو و گویند کشتن
 مر حیم من از چیل و ذمرت هم
 جهانست قالب منم جان آل
 برو حانیانم شه دیوتا
 میان همه دور شنکر منم
 بخیل پروت منم مشتری
 بهرشت بسو ها منم نامدار
 محیط عظیم منم ندارم کراں
 منم اسم ذاتی بعالم علم
 بهماطل منم در دیگر کوهسار
 بر که ها منم نارو بخوانی مرا
 منم چتر رتبه مطرب دیوتا
 به فیلاست ایراوست نام ما
 منم کامد هینی که بخشد فلاح
 منم شیش ناگب سراپا و تار
 منم آنکه باشد دل من غنی
 تو در وقت تالان کال خوانی مرا
 به برج اندرم شام دلبر شمار
 بود گنگ در چشمه های روان
 که نامش بهر دو جهان شد بلند
 منم صاحب فضل وجود و کرم

رهاگشت از بند سخت گناه
 دل و عقل و آرام و صبر و قرار
 بهت و فنا و تمنا و دل
 غم و شادی و راستی و سخن
 بگو نام و بدنام و دران شدن
 غرض هر چه باشد ز ما آمده
 ز دل آفریدیم منان و کجای
 مرا هر که دانست بتائے آن
 فزاینده قدایشان منم
 وجود و عدم هم حدوث و قدم
 زمین شدید یار و عارف شناخت
 یقین دان که من آفریننده ام
 مرا اهل دانش چنین دیده اند
 شب و روز هستند در یاد من
 بتعلیم ایشان در من شایسته اند
 بسپرد قناعت بسرمه برند
 کسی را که من دوست میدارم
 که باشد بعالم پناه همه
 بگفت ترا می شود عز و شال
 چه نیکو چه بد هر چه هستی تویی
 تویی جسم عالم تویی جان خلق
 شناسنده خود تویی بیگماں
 بهر جا بود حبله شان تو

فتادش بخلوت که قدس راه
 زبوی کردن نفس بهوده کار
 شکیبائی و شکر و اندائے دل
 بگوئی و زشتی و رنج و سخن
 بهر رنگ چو آب یکسان شدن
 ز خیرنگی ما جہاں آمده
 کز ایشانست آبادی اینجهاں
 همیشه بود در دلم جائے آن
 جہاں جلگی قالب و جہاں منم
 چه عرش و فرش و چه لوح و قلم
 بسے را بهضمی من پوشش باخت
 به نیک و بد خلق ببینده ام
 بعینہ بعین ایهتیں دیده اند
 در دیده بستند در یاد من
 همه تن روان و سراپا دل اند
 تمنا براه دیگر می برند
 بچشم جہاں آنگهاں آرمش
 بخاک ویر او جباه همه
 تو هستی خداوند هر دو جہاں
 خداوند بالا و پستی تویی
 تویی کفره مستی و ایمان خلق
 چه فهمد ترا چون من نا توان
 جهانست مستر بان هر آن تو

ز قُربِ خدّ اِشاد ماں گشتہ اند
 بچہ نہ و تضرعِ مین کن نظر
 بشقّم دل خویش را شاد کن
 برابر لبِ دیاک گوهر بود
 بکن عشق من عشق را بندہ ام
 چہ پُرسی کہ ہستند شاں جان من
 پس از مرگ در پیش ایشاں رسید
 اگر چہ تری یا برہمن بود
 ازین پس براہِ ضلالت مشو
 ز نقصاں بر آئی و کامل شوی
 بہر یک مرا ہست یک رنگ خو
 حنہ دیا را یا راںِ مخلص منم
 کفِ خاک بر فرقِ غم می زنی
 بود بیگمانش بفر دوس جا
 با حنلاص گردی شدہ دو جہاں

خداوندِ ہر دو جہاں گشتہ اند
 زمیندار تو بہ کن آسے پر
 بگج و بطاعت مرا یاد کن
 ہیاد من از بس و شود بود
 ز عشاق بسیار شرمندہ ام
 ز احوالِ احنلاص کی شان من
 بدیو و پستہ ہر کہ اُلفت نگید
 طلبگار من واصل من شود
 خودی را تو بگزار بے خود بشو
 مین گر شوی محو واصل شوی
 ز یار کے ہستم و نہ عدو
 طلبگار یا راںِ مخلص منم
 اگر خدمت من بدل می کنی
 با خلاص ہر کس پرستہ را
 بخد مت غری می شوی کاراں

اُدھیائے دہم بھوت جوگ نام

نور از نہانی حنہ رے کتم
 منم جلدِ ایخبا دگر، ہیج نیست
 زہر پردہ سے آید آواز من
 جہاں روشن از مجمع نورین است
 بے حیلہ نور حق چہستم
 بجائے کہ نتوان رسیدن رسید

سخن بہر نفع تو سرے کتم
 کہ رومانیان را خبر ہیج نیست
 ندانند ایشاں ز اُفتاز من
 منم آنکہ اولِ ظہور من است
 چہ دانند ایشاں کہ من کیستم
 مرا اول و آخر نہ آن کس کہ دید

گر او در حقیقت پرستید حق
 اگر غیریت می بر آید ز دل
 هر آن کس دل خود بمن بسته است
 نتایج زهر جگ و طاعت منم
 بمن هر که دل داد صاحب دست
 بکن جگ و خیرات از بهر من
 اگر باشی طایس محبت گرفت
 بجائے نخواهد رسیدن کس
 بر آ از خودی و خدا را شناس
 من پائے خود در ره باطله
 مرا هست منظور عشق اے سپر
 اگر عشق من می کنی اختیار
 بظا هر چه اخلاص داری بمن
 که رنگ دورنگی زداید ز دل
 باتش فروزی و طاعات هم
 با حلاص برگ گل و قطره آب
 نیم بسته زهد و طاعات کس
 اگر فاجر می هم کند یاد من
 پرستد با خلاص مگر کس مرا
 اگر یادم آید اهل گناه
 ز احوال اخلاص مندان خویش
 چگویم که از همدو عالم به اند
 منان در کعبان عبادت مگر نی

بخشایش او بود مستحق
 بصر فلان حق می شود متصل
 زدام هوا و سبسته است
 خداوند اهل حقیقت منم
 چون شیخ فرزان درس مغلست
 که باشد مقام تو در شهر من
 طریق منم در رخ و محنت گرفت
 که جز مگر می نیست او را ره
 بهر صورتی معنی ما شناس
 مکش محنت و رنج بے حاصله
 همین است منظور اهل نظر
 نصیبت شود دولت پائدار
 بباطن کن اے یار یاری بمن
 خیال دوی را باید ز دل
 بنده تمامی و خیرات هم
 اگر میدی میشوی کامیاب
 مرا هست احتلاص منظور و بس
 نگر دو گرفتار زندان من
 با و مهر بانی بود بس مرا
 نخواهم که باشند نامه سیاه
 که از عشق من سینه دارند ریش
 بخرنج حقیقت چو مهر و مشه اند
 که بمن دل شالست العنت مگر نی

همه گمراهند و بر باطلند
 بوضع شیا هین همه خوگرند
 کسانیکه خوکے ملک یافتند
 مرا می پرستند هر صبح و شام
 یکی هم بدانند و بسیار هم
 بتاز و بتاک کس نیابد مرا
 بهر جاکه جوید کسے حاضر
 منم جگ منم آتش آب و خاک
 منم یار و پیر و برادر منم
 شمر بخش اعمال مردم منم
 حیات و ممات حقائق منم
 منم خشکی سال و باران و آبر
 منم حرف اول که من گفت ام
 فرا هم کن هر پاکنده ام
 زمیں هم منم آسمان هم منم
 منم رازق خلق و مخور خلق
 مرا طرف و مغرور هر دو بدان
 منم مهر و من ماه و من اختر
 منم قعر دریا و ساحل منم
 دریں کار که بر چه هستم منم
 اگر بعینه ض بندگی می کنند
 بود بنده فاض و مستهل
 مرا اگر پرستند و مگر غیر را

زنده داری کار من فانیستند
 به بد کردن این همه خوگرند
 مرا انوسه نه فلک یافتند
 بیا و منستند هر صبح و شام
 جهان هم شناسند و دادار هم
 بجز گمان جگ کس نیابد مرا
 ز احوال جویند با ناظم منم
 منم آک هوا کورست از حرص پاک
 پدر منم و نیز مادر منم
 جزا بخش افعال مردم منم
 خبر دار علم حقایق منم
 منم شاگرد و صابر و شکوه صبر
 بصدر رنگ دیگر سخن گفت ام
 پناه غریبان در مانده ام
 مکن هم مرادان مکان هم منم
 برویز بدم من نگهبان خلق
 مرا صرف و مصروف هر دو بدان
 منم آنکه از جمله بالاترم
 منم آب حیوان - طلال منم
 گواه بدو نیک عالم منم
 بخترم دلی زندگی می کنند
 بخلوت که شدس موصول او
 پرستیدن او بود خوشنما

ادھیائے ہمم راج جوگ نام

چو مید امنست مخلص نیک خو
 اگر گوش داری چہا میشوی
 کہ این دانش انوی ہر دشت
 دگرشاد ماں زندگانی بکن
 ہر آن کس کہ این اعتقادش بود
 کسانیکہ بمعرفت رفت اند
 گرفتار زندان آمد شدند
 بدایاے دل دشمنان از تو خوں
 کہ من صورت آفرینندہ ام
 ز اعمال و افعال وارستہ ام
 تفاوت میان من و حق نہاند
 جہاں درمن و من میان جہاں
 چو در گنبد چرخ نیلی ہواست
 منترہ ز اعمال دانی مرا
 بود این و آن بستہ قدرتم
 منم ہر چہ ہستم خدا از من است
 چو روز بر قیامت شود منقصی
 صباح شبش خلق عالم کنم
 بر نیغہ بنگہ چہا می کشم
 بود قدرت از من ز قدرت ہمہ
 مرا غافلان ہمو خود دیدہ اند

سخنہائے اسرار گویم بتو
 خدا میشوی و خدا میشوی
 بمنز سخن رس اگر دانش است
 چو من عشرت حساب دانی بکن
 ہمیشہ رخ من بیادش بود
 بسوز جدائی جگر تفت اند
 زبید انشی خصم جان خودند
 یاں پیش تو ہمو صید زبوں
 بمعنی خدا ایم اگر بندہ ام
 دل خود بجاں آفرین بستہ ام
 ازیں رہ دو عالم خدا ایم بخواند
 بود تربہ من فزوں از بیایاں
 چناں درمن این کائنات خداست
 خداوند ہر بندہ خوانی مرا
 طلسم جہاں بستہ قدرتم
 فنا از من و ہم بہت از من است
 فنا را جہاں میشود مقتضی
 مہبت جہاں را بیکدم کنم
 بیکل عمل نقش امی کشم
 منم صانع پاک صنعت ہمہ
 چہا در حق من ترا شنیدہ اند

بسے می شمارند لیل و نہار
 نمایند از روز بر قہا شمار
 بمقدار روزست ہر یک شپش
 بسے می شمارند از کوہ و دست
 بسے میسنگارند تقویم را
 چو صبح بر قہا مسامحے شود
 بیار اعد و خلق در خود کشر
 ندانند بر عما کہ یک بندہ است
 بغیر از خدا نیست باقی کسے
 علیم و کریم و رحیم است او
 شناسندہ اش را نباشد زوال
 بہارست عارف بدریائے عشق
 بذات آشنایاں بمنز لگہند
 خدا را شناسد چو خود را شناخت
 ز احوال عالم خبر می گنسم
 کند مہر شش ماہ سیر شمال
 ہماں روز رُوحانیای می شود
 چو آید بسوے جنوب آفتاب
 اگر مرد در روز رُوحانیایاں
 شب ہر کہ میرد رود تا باہ
 اگر ہست جوگی شود عین نور
 بہر حال با جوگ شو آشنا
 مسلسل بود دورہ کائنات

ولیکن از اینہا چہ بکار
 کہ آن چار جگہست اندر ہزار
 نہ بیم اجل ہست تاب و تبش
 بسے می گذارند ساعت طشت
 ندانند شاں قدر تسلیم را
 بگویند عالم فنا می شود
 بدوں آردش چونکہ رویش رسد
 بدر گاہ ایزد سر افگندہ است
 بپہر شش بسوزد جہاں چوں خست
 جہاں حادثہ است و قدیم ہست او
 دگر ہر کہ باشد بہینہ و بال
 بجز او کسے نیست داناے عشق
 صفات آشنایاں ہمہ در دہند
 بہر دو جہاں کار خود را بساخت
 ترا آگہ اے خوش سیر می گنسم
 دریں سمت اوراست غرور جلال
 کہ با صفت سمہت راں می شود
 بیفتد شب و می نمایند خواب
 نیاید دگر بار اندر جہاں
 بگردد از آنجا بحکم الہ
 نصیبش بود حبا و دانی کرد
 کز اں می شوی محمود ذات حسدا
 تماشا ست از بہر اہل نجات

بود پر تو ذات جان بگیان
 منم آد جگ شاید بر سه حال
 بمن می رسد طاعت خیر خلق
 بود خوئے آن ایزد کردگار
 کند هر چه در وقت مردن خیال
 بجان و دل و عقل و هوش و جویس
 بگفتار من گر مناسبتی عمل
 بمن محو کن خویش را آن چنان
 فنا هر که گردید پیش از فنا
 نه محنت لاج ماند بارشاد کس
 چه پرسی ز احوال جان جهاں
 قریب است دانند دور است او
 نه بیند دُرخ عالم آرائے او
 کند جس دم در گه ارتحال
 بر آرد روان را ز راه دماغ
 هر آن کس که باشد بیادش مدا
 به تنها نیاید بسیار به نجات
 خدا بارها کرد و بنیاد خلق
 بر قه که می آفتاب نید جهاں
 اگر واصل حق نیاید به تن
 کسانیکه از شهوت و حرص آرز
 هلاوت ندارند با هیچ کس
 اقامت گزشتان بود لامکان

که او بود اول ز هر دو جهاں
 منم واقف راز حال و مال
 منم یا حلق و منم غیر حلق
 مسکنی به ادهیا تم اے کامگار
 هماں رنگ گیر و خیالش مثال
 شود محو حق مرد ایزد شناس
 بر آید دل تو ز بند حلال
 که از هستی تو نماند نشان
 دیگر هست او را همیشه بقا
 شود پیر هر کس باین نکته رس
 که پیدا است هر جا باشد نهان
 بغا نوس تن شمع نورست او
 بجز عارف غرق دریائے او
 نیارد بجز روئے من و خیال
 که تا مهر تاباں شود این چراغ
 به بیداری و خواب در ذکر نام
 بتأثیر ذکرش بود محو ذات
 که او هست مختار ایجاد خلق
 را نیست ز آمد شدن بگیان
 که او می شود محو در ذات من
 بدارند خود را بهر نحو باز
 نباشند بر شهید لذت مگس
 که جز کبریا نیست هیچ انداں

شود عمر او صرفِ اخلاصِ من
 بسے اختلافِ عفتِ اید بسے
 کسے موجبِ خلقِ کس دیوتا
 چو خود داند او جانِ جاندارا
 دلِ خود کند جمع بیند مرا
 حقیقتِ بجز عقلِ معلومِ کیست
 کند ہر کہ یاد دم واپس
 جہاں پردہ ہست بروئے جاں
 پیرِ رنگِ بیند مرا ہر کے
 نزایم نمیرم گہے در جہاں
 ز ماضی و مستقبل و حالِ نیز
 گرفتارِ دامنِ حواسِ است خلق
 زادِ هیامتِ من نمودم خبر

دلِ او بود خلوتِ خاصِ من
 خدائے قدیرم شناسد کے
 کسی صاحبِ محکمِ روزِ جزا
 نخواہد ز فار و خسِ آزار
 دریں بزمِ چوں شمعِ بیند مرا
 نثار د اگر عقلِ حیفِ ست زیت
 رود بے گمان در ہیبتِ بریں
 نہ پردارد او را عجزِ عارفان
 پیرِ سنگِ بیند مرا ہر کے
 میانِ جہانم چو در جسمِ جاں
 خبر دارم اے یارِ صاحبِ تمیز
 ز امید زیں رہ بیاںِ ہیبتِ خلق
 شب و روز داری مرادِ نظر

ادھیائے ہشتم سیدھ جوگ نام

بگفت کہ اے پیرِ گمراہاں
 ز او بہت و از آدجک ہم خبر
 دم واپسیت بداند چناں
 ز اشغالِ عرفانِ ایزد تعال
 ز کیفیتِ موجبِ کائنات
 بے نزودِ قالبِ جہاںِ راشناس
 کہ باقیست ہرگز نگردد فنا
 اچھر نام باقیست فانیست پھر

ز ادھیاتمِ خویش کردی بیان
 بمن دہ نہ لطفِ کہ داری نظر
 چساں بیندت جانِ جانِ جہاں
 ز احوالِ عرکہِ ہائے فرخندہِ فال
 ز نیرنگیِ جلوہِ ہائے صفات
 دہاں جلوہِ پردازِ جاںِ راشناس
 ہو و جلوہِ اششِ جلوہِ کسیریا
 ہانست او بھوت اے خوش میر

سوم آنکه مشتاق عرفاں بود
بعشقم در آیند مردم بے
پسیند رخ خوبم این آئینه
که روشننگر او بود نور حق
بود جلوه ذات در کائنات
کسی کو شناسای آن جلوه است
بغفلت مرستی پرستید نیست
پرستش بجز حق سزاوار نیست
بمن چار یار ندیکن یکے
چه مے آید از خدمت دیوتا
اگر گشت آگاه از نفلک
چه حاصل که فاضل ازان دلر بآست
هر آن کس که ز بخیری این و آن است
ز حق تا بدریا ز که تا به کوه
ز سطح زمین تا بسام فلک
همه شکل اعمال بگردسته اند
بلام بلامی کشد حرص و آرز
گرفتار طبع است هر آدمی
بمهرے که دارد بهر دیوتا
خدا سیف نذاید و را اعتقاد
کند حق ظهورے چو در طلبش
هر آن کس که دارد دل خویش صفا
بود احترامش ز فسق و فجور

چهارم کسے کو عتد اداں بود
بیدار من می رسد کم کسے
فتنه پر توم و رچینیں آمینه
باں انجبالے که منظور حق
از انست نیز نگهبانے صفات
دیش و در تماشائے آن جلوه است
بپیش خرد جمله مستند نیست
شود چوں ولی کو باو یار نیست
بمن بار حبابی بود مے شکر
بزن دست در دامن کبریا
و گر گشت حاکم به جن و ملک
که او جلوه پرداز در هر کجاست
گرفتار آمد شد این جہاں است
ز بن تا بقفتائے والا شکوه
چه وحش و چه طیر و چه جن و ملک
بتقلب احوال دل گفتند اند
کند خشم و شهوت در رنج باز
یکی شادمانست و دیگری غمی
دلش میشود مائل اے جان ما
ازاں در پرستش نباید جفا
تنائے دل مے شود حاصلش
نگردد بگردیل پوچ بافت
ناید گستاخی از و در ظهور

چو اخلاص مندی نمایم دست
 نصیبت بود آن کمالات جوگ
 همان مرد باشد در این رهگذر
 بنام جهان بهر عارف بود
 بود ذات او باعث کائنات
 به نه چیز شد آفریده جهان
 دل و دانش و قدرت کامل است
 جهان است فانی و باقیست جاں
 نهانت کونین در جهان من
 ضیای مه و مهر و انجمن منم
 منم حرف اول ز الفناط بید
 منم عقل عارف منم شان شاه
 منم با جلال و منم با جمال
 منم چار عنصر منم نه فلک
 منم هر سه گن هم منم پنج گن
 بظاهر که امثال مردم منم
 کسی پور بسید و کس پور نه
 نه منم زنده کس منم دانه پدر
 منم آنکه خود هم ندانم رکنم
 گمانی که میداننش و غافلند
 بود چار کس در جهان نیکنام
 کشد محنت و روزی آرد بدست
 دگر آنکه همه گز نخواهد چنان

که باید رسیدن بمنز لگهت
 که طاری کند بر تو حالات جوگ
 که بسند و بتفصیل عرفان کمر
 که آنگاه پیش از معارف بود
 صفاتش بود همچو ایزد صفات
 یکی چار طاق و دگر آسمان
 دگر جاں که آن شمع این محفل است
 همانست دار سه کون و مکان
 چو در تخم باشد شجر جان من
 با مواج دریا تلاطم منم
 زمین است هر عارفی را امید
 منم غیرت و جیل و خیل سپاه
 منم محض خیر و منم با کمال
 منم حاکم حق و انس و ملک
 منم آنکه اول ز دم حرف کن
 باطن با شکل مردم منم
 بگوید تو بر راس اینها بنشیند
 نیم من فرشته نیم من بشر
 چو عارف شوی می شناسی چیم
 ز دریا چه دانند بر ساحلند
 نخستین کسی کو بصدق تمام
 نخواهد دل هیچ کس را شکست
 که عابد بگوید به شخصه زیان

چو مغلوب من نیست دل عاجز
 پریشانی دل سرا سیمه کرد
 بود دل چو بادے که ناید کف
 بگفت که دل همچو سیاه است
 نه یکبارگی دل بدست آید
 بوضعیک گفتیم ز راه دوداد
 بود نفس آماره خصم قوی
 بگفتش که منی غمگسار جهان
 که دل را بفرمان خود ساخت
 دیگر آن که دارد بجوگ اعتقاد
 دیگر آنکه مینای خواهش شکست
 پس از مرگ اینها کجای رسند
 بعن مود کای در خور تربیت
 هر آن کس که تسلیم محور رضا است
 شود دیوتا جوگی نام تمام
 چو مدت شود منقصی بر زمین
 بود یور سلطان یا ز پد کیش
 بدینسان بود تا بیا بد کمال
 بود مرد عارف به از زهد کیش
 بجوگ آشنا کن دل خوشی تن
 هر آن کس بمن آشنا می شود

چو نیکه افتد بگل غاصب من
 مرا سینه چون تخت قیسه کرد
 ز رو قاب اوقات من شد تلف
 عجب از غم و غصه متیاب هست
 که خون جگر خوردنی بایست
 هواد هوس را بکن خنجر باد
 بکن جبهه مردانه شو مدعی
 مراده از آن مرد کامل نشان
 بنامی هوس را بر انداخت
 وای نیست با نفس خویش جیاد
 براه خدا پای خواهش شکست
 چگونه بقرب خدا می رسند
 بگویم ترا کای بکار آید
 پس از مرگ جایش بخت سراسر است
 عمری بود حمله اور امتام
 بیفت بعنرمان جان آفرین
 دیش هست مائل بکردار خویش
 دیگر نیست اورا کمال و زوال
 که او هست مغرور بر زهد خویش
 بنه پای محکم در احاطه من
 خداوند هر دو سر امی شود

او هیای همت بکیان جوگ نام

بخواب و خویش بایت اغدال
 چراغی که محفوظ ماند ز باد
 همی طور جوگی بعمر دراز
 بود باد انفاس جان چون چراغ
 بر همه چرخ باشد دل آرد بدست
 ز لذت حسی اگر رسته شد
 ز محنت کشی نیست رنج باو
 چو زنبور کوشید یکجا کند
 اگر دست خود را کشد از عمل
 چو دل شعله را از هوا دهن
 دل بقرارش چو گیرد قرار
 به بند بخود حبسه عین نور
 شود لذت وصل من حاصلش
 چو خیزد ز آینه دل غبار
 و گر فارغ از رنج دود است او
 همه را به بند چو از روی دوست
 به بند جهان را که در من نهانست
 هر آن کس که خود را کند محو ذات
 ز گرداب اعمال آید برون
 به برگ و گل و بار مارا ببین
 بود محو ذاتش محیط جهان
 با هفت که گفتی ز روی کرم
 ولیکن دلم ای خنجر دار کار

دگر نه قریب است نقص کمال
 نمیرد ترا حریف من باد یاد
 بماند شود دگر بدل چاره ساز
 نگهدار آن باد را در دماغ
 نیاید از او بردل کس شکست
 چو برق جهان از جهان رسته شد
 که ایزد عطا کرد گنج باو
 چو پر شد دل خود از آن بر کند
 نیاید بوضع کمالش خلل
 بداند که الله باقی و بس
 برون آید از گردش روزگار
 بود مدت العمر او را سرور
 نیاید خیال دگر در دلش
 بیفتد در آن پر تو روی یار
 فراغت ز کونین کرد دست او
 بداند که عالم تحولات است
 در دین جهان جلوه من میانست
 بداند جهان را کی از صفات
 بخلوت که قدس باشد درون
 با چشم و اکین خدا را ببین
 در و حبسده دارند کون و مکان
 ز اعمال جوگ و هم از حبس دم
 بیک حال هرگز نکسیر د قرار

ادھیائے ششم اوتم سنجم نام

نخواہد اگر کس حسرت برائے عمل
نیفتد نکا ہر شس بسود و زیاں
تفادات جوگ و بے بنیاس نیت
اگر از دروں بہر دنیا نرفت
ریند بے عمل کے ہر اراج جوگ
ہر آن کس کہ مغلوب جہاں شود
چو کامل شود جوگ لے خوش سیر
دش چوں باں دلر بابتہ شد
دلت اینکہ یارست دشمن ہانست
اگر دل بدستت یار خوش است
بود اہل دل فارغ از کیف و کم
بود باطنش گنج عسل و کمال
ز رو خاک کیساں بود پیش او
بخویش و تبار و بافیار و یار
کنوں گیش کن طور اشغال جوگ
پہوار جانفش کن - ایس سہ چیز
حواس از پیچہ یاد او جمع کن
زبان و دل و دست بچک بکن
نگاہ ہے بہ بینت می کردہ باش
بصد ناز بنگر بجان دشمن
بہ بسیار خواراں بہ بسیار خواب

کند صرف محنت برائے عمل
بود سر بکندی و جوگی بہاں
کہ در ہر دو جز پاس و انفاں نیت
عبث از باصت دل خویش نعت
عمل می نہد بر سرش تاج جوگ
بہر دو جہاں سخت رسوا شود
نباید بجز نور حق در نظر
در چشم بر ما سوا بستہ شد
ہاں خضر راست و یمن ہانست
و گر نہ شکار عالم کش است
ز شادی نبالد نکا ہر دشمن
بداند جہاں ز اچو خواب و خیال
نباشد بجز راستی کشش او
ندارد بجز نیکوئی و بیج کار
کہ گردی خبردار ز اعمال جوگ
کہ و چرم آہو و کر پاس بنیند
دل خویش روشن تر از شمع کن
بسوئے کسے دست را و امکان
تماشا ئی حن در پردہ باش
تماشا ئے من کن ہیں یک منم
بود جوگ کردن نفایت عذاب

بشاه و گد انطف سکیاں کند
 نخواهند از بهر خود هیچ چسبند
 لذت ندارند دل آشنای
 بشکر و شکایت ندارند کار
 ز لذات حسا نفورند نشان
 انجبا آرام اینجا غم است
 بر آن کس که از حرص و خشم است دور
 بدل می کنند سیر محسوسها
 پر آگنده خاطر نگردد چنان
 شود حاکم مهر و ماه و فلک
 رکبان عبادت گزین گوشت گیر
 بیاد حسا موباشند نشان
 گرو سپه که مغلوب حرص و هواست
 ز شادی نه شادان نه از غم غمی
 بر آن کس که مردست پیش ازلمات
 خیالات باطل ز سر واکند
 میان دو ابرو نظر دوخت
 پران و آپاں را برابر کشد
 بدست آورد عقل و دل هم حواس
 ز خوف و رجاء ز حرص و هوا
 بر آن کس که جگ می کند در جهان
 چو عارف شود قدرین داند او

مراعات بر دل پریشان کند
 که مطلوب ایشان نشد هیچ چیز
 بیایند ذوق بیاد حسا
 همیشه بمانند بر یک قرار
 حسا و ند عقل و شعورند نشان
 بهیال جملگی حسا نه ماتم است
 توان گفت اورا سیرا پسرور
 بداند که در اوست ارض و سما
 که در عقل و هوش در آید زیاں
 بود غالب جن و انس و ملک
 نگرند در دام و تنبای سیر
 نخواهند حسا گز ریاض جنان
 گرفتار در دامگاه بلاست
 همانست در پیش من آدمی
 نصیبش شده جاودانی حیات
 کناره ز لذات حسا کند
 کند حبس دم بادل سوخت
 سبوی می عشق بر سر کشد
 همانست دانا که این دشناس
 نماید دل خوشتن را حبا
 پس از مرگ یابد ریاض جنان
 بنامی که داند مرا خواند او

رسد زود تر در مقام نجات
 نوزد بجز عشق ذات خدا
 جزای عمل بر چنین کس کجاست
 شنیدن بگویند است و دیدن بحشم
 مساس است از دست رفتن ز پیا
 زمینی است بود و قیاس از دمانع
 اگر چند محسوس کس نیست جان
 بود جوگیان را همیشه فراع
 عملهای نشان بهر عرفان بود
 مگر فناء خواهش بدایم بلاست
 بود هر که غالب بحسبهای خویش
 بود بود و باشش چون یوفران
 تو هم آن چنان کن که من می کنم
 تن آدمی داں جهان صغیر
 درش نه بود بشوای اهل توش
 دایان و مکانهای بول و برار
 سه گونه بود مردم این جیساں
 دیگر آن که جرأت نیاید از و
 یکی میکند کار و داند ز خویش
 یکی می شناسد خدا می کند
 ز بید النبی آئینه زنگ بست
 بود صاف آئینه رنگ افوال
 برابر برستان بود مور و فیل

بهر دو صفت می شود محو ذات
 به بیند تحلیش در هر کجاست
 که جان و دلش محو ذات خداست
 بدار و تعلق بدل مهر چشم
 بود از زبان لذت هر عذا
 در این ستمه جانست مثل چیداغ
 و لے است از لے لباب بهاں
 نسوزند بر کار دنیا دمانع
 از ایشان بود هر که التال بود
 گوی بادشاهست و گاهی گداست
 نگرود دل او ز اندوه ریش
 که باشد دراب و نباشد تراں
 میان خطه که وطن می کنم
 بود نقشه آن جهان کبیر
 دو سوراخ بینی دو چشم و دو گوش
 بود جان در و پر تو کار ساز
 یکی آن که بندد بدین میاں
 سوم مرده خواه و نکو بیده جو
 دامت از فهم خود سینه ریش
 پیش من انبیس خطای کند
 هم از سنگ غفلت رسیدن شکست
 که در لے بود مهر نورش میاں
 که یکسانست اینجا عترو و ذیل

مگر کش بود شغل حبس نفس
کز و یاد حق ساری هر رگست
بعید از مقام بهشتند شان
بسر بر شب و روز با اهل فضل
در آن راحت خویش چند اشق
اگر معرفت نیست اینهم خوش است
مکانی که بالا ز هر منزل است
نیایی مرادے عبس اعتقاد
دل خویش را منزل نور کن

ازین شغل نبود خبر هیچ کس
ز جگہهای دیگر همین جپ جگ است
کسانیکه غافل سرشتند شان
اگر بهره داری تو از هوش و عقل
دل از بند هر چیز برداشتن
بزد یک من از دو عالم خوش است
بجز معرفت یافتن مشکل است
ارادت دهد هر کس را مراد
خیالات واهی زد دل دور کن

ادھیائے پنجم پر کرت جوگ نام

کدامی بود خوشتر و بے زل
دل را ز تشکیک بیرون در آ
و لے دست در کار برون خوش است
نه فضل خدا یار هر کس بود
که عالم برش قبله یکساں بود
نباشد خیال دوتی در سرش
بعدا بشهر دکار از ترک کار
که فمید رار تب بالا بود
که از مزد هر کار استغنی است
بود جوگ و سنیاس را یک مقام
ز آلام و اوایم دل و ارمید
چو فیلی که او پائے در گل بود

بگفت از ترک عمل و ز عمل
بخوبی ز غم دست خود تا به کار
بگفتش که کردن نه کردن خوش است
نه ترک عمل کار هر کس بود
سزاوار ترک عمل آں بود
بود دوست دشمن برابر برش
بود هر که نادان فطرت شعار
بعدا ندیکه هر که دانا بود
غرض معین عن کار کن ناصیت
کمالات جوگی شود چون تمام
هر آن کس که آں هر دو را یک بید
بجز جوگ، سنیاس مشکل بود

گرد ہے بروزه بسر می برند
 بر آن کس که غافل ازین کار است
 توان یافت از جوگ عرفان حق
 بصیر آشنا شو تحسّل کن
 بچیز میسر قناعت نما
 با قبایل یاران خد هم میر
 شود هر چه وارد بدن از خدا
 من و آتش و هموم و آشیای او
 که ضبط جهل شمرده ز جنگ
 تو هم جوگ را می کنی اختیار
 بعرفان حق خویش را محو ساز
 چو عارف شوی میرود فکر غم
 شود آتش شوق چو تیز تر
 بود هر که عارف خدیو جهانست
 خدا نیست عارف و لے از خدا
 جهانست کند کار عالم خراب
 بخشه یقین آدمی را کمال
 جو کامل شود مرد در علم جوگ
 بزین دشمن خویشتر را به تیغ
 بر تن پنج باد است سائر مدام
 سگان است و زراف و رد دل پُران
 بیان است اندر تمام بدن
 فرو رفتن دم بزور آیانست

گرد ہے غذائے یکے می خورند
 بر اوقات اوجیت خوردن روست
 که جوگی ست فرمانده و طبیب
 بهر کار کردن توکل کن
 بشهوت به لذت مشوا آشنا
 برو کن خیال بدی را ز سر
 که جان از خدا و جهان از خدا
 بر نه است و جز بر نه دیگر گو
 بلذت کسی بهره برده ز جنگ
 شوی نائب تلفت پروردگار
 به سوزش دل خود بهر خوش ساز
 بغفلت کن به دل خود ستم
 بسوزد هوا و هوا بسو سهر
 برایش بنائے زمین و زمانست
 جدانست نزدیک اهل صفنا
 جهانست کند مستحق عذاب
 یقین را شمر دولت بے زوال
 شود فارغ از رنج و اندوه و گوگ
 نباید در این کار کردن در رنج
 نشان می دهیم من اذ انہا مقام
 اوداں در گلو و بمقتضایان
 باین پنج باشه تقسام بدن
 بر آوردن آن بسعی پراست

منم فارغ از کار و کمره دارها
 مرا هر که داند چنین رسته است
 ازین بیشیم هم عاشقان نجات
 ترا هم نجات است گر آرزو
 بسا مردمانی که گمراه نیستند
 تمیز اندرین کار شکل بود
 بگوشت اگر حرف من جا گرفت
 اگر دم است و کرم است دیگر کرم
 ز ناکردن آن که واجب بر اوست
 ز ناکردنهای که است از
 کسی کو نتیجه نخواهد ز کار
 جز آنی عمل خواستن خوب نیست
 چون کن عمل تا شوی رستگار
 اگر آتش معرفت بر فروخت
 دیگر کار آن مرد بالا رود
 اگر دل بیاراست و دستت بکار
 هر آن کس که محوست در ذات حق
 و گر دل بکارست بے یاد او
 کند ترک لذت که نعمت حشد
 پئے دیو تا جبک کند آن کس
 بسا مردمان آتش آفرینند
 هر چه نشستند در آفتاب
 گر و بے بخت جوگ دارند کار

اگر چنبد من کرده ام کارها
 ز قید هوا و هوس جسته است
 نکردند ترک عمل تا حیات
 نمی باید از کار خود تافت رو
 ز نیک و بد کار آگه نیستند
 تواند اگر صاحب دل بود
 بفردوس جان تو ما را گرفت
 کند کرم و ناکرده داند ز شرم
 ندامت کشیدن طریق نکوست
 که یابد بصاحب دلا امتیاز
 همانست مقبول پروردگار
 بامید دل کاستن خوب نیست
 مشتاد حرص و هوا در گذار
 بیک لحظه هر جنس کردار سوخت
 خودش با خدا نیست هر جا رود
 ازین هیچ اندیشه در دل میار
 پی حقیقت هست او مستحق
 زود ظلم بر تو زبیداد تو
 بخلد برین رخت راحت کشد
 که دارد تمنائے دولت بے
 ز هر جنس اشیا در آن سوختند
 گر و بے بماند در هیچ و تاب
 که گردند با مقصد دل دو چار

تصور کن از جسم انسو حواس ز دل پشتر عقل و از عقل جان دل خود سپرد از از قهر و خشم	وزاں انظر تودل خود شناس ز جان است انسو حدائے جهان که آن کام جان را به بینی بخشم
---	---

او هیائے چهارم بکرم سنیا س جوگ نام

بروز خستیں ز جوگ الے سپر بارشاد من او خسر وار شد وزو شد رفاجس درون جهان زا خلاص تکلیف کردم ترا بگفت که خدمت گذار تو ام که تو جلوه گر این زمان گشته جسای دانمت رهبر آفتاب بگفت که خامی هنوز الے عزیز ز آمد شد خویش و تو آگهم نمیریم گا ہے نہ پیدا شویم چون بیاو دیں سست گرد و بے که حفظ ریاضت گزیناں کنیم بریزم خون ستم مشکان هر آن شکر که مارا چو مایافت است من آنم که باشد کرم پیشه ام اگر دیگرے را پرستند ہم مرا چار بر نست و چار آسرم ز گن با عمل و ز عمل بر نهاست	بگفتم بخورشید روشن گهر تعلیم اچھواک در کار شد که مصروف اویند صاحب دل دریں جہد باید ہم دم ترا و لے سخت حیراں ز کار تو ام فروغ رنج ایں جہاں گشت ز تعلیم تو گشت چون فیضیاب نہ واقف راہ عقل و تمیز بجائے خود آیم مہاں در رہم بقدرت نمائی ہویدا شویم نمائیم خود را بشکل کسے مراعات عزت نشیناں کنیم جہاں را نائیم دار الاماں ز آمد شدن روی ہر تافت است نباشد بجز نفع اندیشہ ام بخشم بر آہنا ز روئے کرم بحرماں نگر دو کسے از درم مراد رہم برن شان جداست
--	---

که قدرت بود نام او در صفات
 که موقوف آنها بود جمله کار
 زمین و زمان این و آن فانی است
 همه کارها را بمن واکذار
 سر خود بمیدان مردان هیچ
 نیاید بکار تو هرگز غفل
 نباشند ز نهار اهل سداد
 همیشه گرفتار دام عنم است
 چه عارف چه جاهل چه برنا چه پر
 مده از کف خوشتن اختیار
 و گر نه کشتی رنج و محنت بے
 براه دگر راه رستن خطاست
 برویش در رحمت حق کشود
 بود از زوئند نیکو صفات
 که در عاقبت می شود شرمسار
 مفصل بگو اے ترا من غلام
 غضب می کند کار عالم تباه
 کز آن می شود خوئے اوفتنه ساز
 چو طفل مشیم بود بے نمود
 بجلاب بے دانستی معرفت
 که می افکند در بلای عذاب
 از نپا تو پیوند افست گسل
 که گردد ترا حاصل آرام جان

زیر کرت موجود شد کائنات
 از و هر سه گن می شود آشتکار
 خدائیت باقی جهان فانی است
 نباشد ترا طاقت هیچ کار
 نباشد چو برگردنت کار هیچ
 بگفتار من گر نمائی عمل
 کسانیکه دور اند زین اعتقاد
 اگر تابع طبع خود آدم است
 ز اعمال همه گزند از دگرزیر
 نه بر خوی من کار کردن گذار
 مکن خصمی و دوستی با کس
 بدین خود را جان رود خوشناست
 بآئین خود هر که کار کند نمود
 چنین گفت ارجن که هر ذی حیات
 چرا کار بد می کند اختیار
 مکلف در این امر باشد که آ
 بگفت که حرص است اصل گناه
 قوی دشمن آدمی هست آرز
 چو آئینه در زنگ و آتش بدود
 یقین دان تو اے یار نیکو صفت
 بود حسانه آرزوها خراب
 هو او هوس را برون کن ز دل
 بکن سخی در خون این دشمنان

پئے نفس خود هر که ناه می پزد
 ز غله کند زندگانی جهاں
 بتاثير جگ ابر و باران شود
 کلام الهیت بید و پُراں
 باہل تعلق بود جگ ضرور
 بمغلوب جہا حیاتست مرگ
 ہر آن کس کہ شد عاشق کردگار
 بہر جا رود شاد کامست او
 ہر آن کس کہ بے آرزو کار کرد
 جنگ راجہ و نیز امثال شاں
 بباغ جناں شادمان رفتہ اند
 بنفع خلایق رضای خداست
 طریق بزرگان بکن اختیار
 کند ہر چہ سردار مردم کنند
 کنوں آرزوے بخواطر نماند
 من از ہر سہ عالم جدا گشتہ ام
 ہمہ کار من اند برای خداست
 بدونیک پیشم برابر بود
 ز حق بے خبر ناقل از خویش تن
 گرفتار جہلست و خبطش راست
 بزشتی اعمال دل را منہ
 بگتہ بکن خوشنامند گیت
 بدانہ حقیقت شناسائے راز

برو لعنت متصل می سزد
 شود غلہ از فیض باران عیاں
 کہ سرسبز زو کشت و ہماں شود
 بود عامل جگ خبردار آن
 تغافل در نیست از عقل دور
 رود عمر او از پیئے ساز و برگ
 نہاد بہر دو جہاں ہیج کار
 کہ محو شے صبح و شامست او
 سر و دوش خود را بسکار کرد
 ہمہ بے غرض کردہ کار جہاں
 ازین خارزار جہاں رفتہ اند
 رضائے خدا کار اہل صفاست
 بہر رنگ کن حق پرستی شعار
 و گرنہ دو راستی تخم نمکنند
 ولم دامن اند ہر چہ گوئی فشانند
 تہی گشتہ اند خود خدا گشتہ ام
 رضائے دل من رضای خداست
 کہ ہمہ کار از حکم داور بود
 شناسد کہ ہمہ کار آمدن من
 بر احوال او حیث خوردن رواست
 ز کف دامن پاک نیکی مدہ
 کمال عنبریان سرافند گیت
 کہ ہر کار را می کند کار ساز

بگو از غرض حرف با من بگو
 خوشست از طریقۀ نمائی مرا
 بگفتاد و فرقه است در اینجهال
 فرض آشنایند اهل دول
 وگر را خیال کس در سر است
 نگردد زبانش مجبزن نام او
 بگو کار را تا توانی بکن
 ز اعمال صورت گرفته جهاں
 عمل می رساند به حسد کمال
 چو کابل شوی ترک آن بایست
 عمل کن عمل کن که خامی هنوز
 نخستین عمل بعد زین ترک کار
 بظاهر مکن ضبط خس از ریا
 عمل هر که بهر حسد می کند
 بر آن کس پئے نفس خود کار کرد
 رسیدن بهر کام دل مشکل است
 برائے خدا کن همه کار با
 برهماست مخلوق خالق نخست
 پئے کثرت خلق جگ آفرید
 ز جگها بنائے عمل محکم است
 اگر از پئے دیوتا جگ کنند
 ز آنها به بینند امداد کار
 بود حصه دیوتا در طعام

با لوس گفتن نیاید بگو
 که بخش ز غمها رهایی مرا
 یکی اهل دنیا یکی عارفان
 ندارند کارے بغیر از دغل
 که ادراکش از فهم ما برتر است
 نباشد بجز یاد او کام او
 به نیکو روشش زندگانی بکن
 ز اعمال آمد تجسیم و چنان
 عمل می رها ند ز بند و بال
 فراغت ز سرکاری شایدت
 مکن ترک آن ناتمامی هنوز
 اگر می نمائی شوی رستگار
 بیاطن بکن صرف بهمت بیا
 بمنزل که قدس جامی کند
 دل خوشتن را گرفتار کرد
 کزین رهگذر دور آن منزل است
 مجویج پاداشش کردار با
 که بنیاد عالم شد از وی درست
 دکانهای کردار بسیار چید
 ز اعمال بنیاد هر عالم است
 بمنز لگه شان قدم می زنند
 بگیرند در باغ جنت قرار
 که بی بخش ایشانست خوردن حرام

از آن غافل از آتش کار آه
 که گیسست از کشتیش رسیان
 نداند که چون میسر و صبح و شام
 تصور کن همچو خواب گریبان
 نه در پاست طاقت نه در دست و پا
 بجذرو و مد او تلفت می شوند
 به پیش من آنست مرد بکیو
 که یک دم باد از دو عالم خوش است
 بجسها بود دست آن مرد را
 خیالات بیهوده از دل رود
 متن بود باعث هر زوال
 متن اول از حق کشد سحر خوش
 برد از دل سینه صافان صفا
 گرفتار آمد شد منهدل است
 که باد هواست اورا کشان
 که صد جوی در فیه فرو می رود
 دل خوشتن از همه سو کشید
 که روز جزا تا نگردی محفل

گر فتار حسهاست کور بچاه
 بود حال غافل سرشت آبخان
 دل آگاه آرام دارد تمام
 تو بیداری مردمان جیها
 منت اند اینها بد ریاض شور
 بزور هوا هر طرف میسروند
 هر آن کس کند توبه اندازد
 بیا دهنه ایک نفس هم خوش است
 بسان کشف گر کشد دست و پا
 چو حق را کنی یاد باطل رود
 متن بود مانع همه کمال
 متن کند مرد را سیندیش
 شود عقل زائل ز حرص و هوا
 نشد هر که صاحب دل او غافل است
 بود همچو کشتی دل غافلان
 دل مار مناس همچو دریا بود
 هر آن کس ز دام متن پرید
 برون آه حرص و هوا را زد دل

ادویه سوسم بکرم جوگ نام

چرا خاطر تو طبع گار کینست
 که بر شکر کورواں حمله زن
 خدا را به ترس از حمله غریز

باو گفت از جن اگر بچنینست
 تقیید چرا میسنائی به من
 میفکن مرا در بلا ای غریز

به نزد کسی کو تنگش است
 ز اعمال هرگز نتایج نخواه
 هر از غنیل کردار خواهی ثمر
 اگر جوگ را می کنی اختیار
 بقفلت سرشتان دنیا طلب
 گنجاست معلوم اسرار جوگ
 ریا پیشگان سراپا دغل
 در آرند در دام تیر خویش
 بود بحر عرفان حق بیکرا
 نماند چو بانیک و بد کار تو
 بکن و رزش جوگ در روز و شب
 چنین گفت ایجن که اے رازدان
 بگفتا که کارش نباشد کس
 رسد آنچه بر وے کند صبر او
 ندارد بذات دنیا خیال
 بود پاس انفس منظور او
 نیاید بجز جسم زو هیچ کار
 بظاهر نباشد ریش آشنا
 نیاید برود دست قدرت حواس
 بود آشنا تا بلذت زبان
 ز حرص و هوا کار گردد خراب
 دل خود هر آن کس که آرد بدست
 مندا کم کند خواب بگذارد او

تم ورج بقدر ضرورت خوش است
 بکن محو خود را بذات اله
 شوی خوار در چشم اهل نظر
 نماند بدنیای دول هیچ کار
 به پیوده گویان دور از ادب
 نیاید ازین مردمان کار جوگ
 نمایند در کار مردم غل
 به رنگ سازند تسخیر خویش
 حجابست در موج خیزش جهان
 بود ترک و تجرید اطوار تو
 که ظاهر شود جلوه نور رب
 بگو جوگ را تا نماید چسان
 نیفتد بشبه بوس چون تمس
 کند بر سگ نفس خود جبر او
 نشیند به نزدیک اهل کمال
 بود نام حق ذکر و مذکور او
 بود خوی او خوی آمرزگار
 بباطن بود محو ذات خدا
 بود کار او جمله شکر و سپاس
 نیابد مذاق ریاضت زبان
 بر اند طمع آدمی را به آب
 بکنج توکل تواند نشست
 دل خود بسوے کس دارد او

به آخر بسوی دم میریم
 بیندیش هرگز زمرگ و عذاب
 یکی می شناسد جہاں را عجب
 یکی را بحیرت در دیده واست
 بکارے که مامور هستی - بکن
 توئی چھتری - بدولی عاریتست
 شہادت کہ نبود از اں برتری
 خوش است از بہندی کمر بہر جنگ
 ز پس خم زدن مار خود را غولہ
 اگر گشتہ گردی بخلد است جا
 بمیدان مردان قوی دار دل
 بود زندگی چوں حباب ای سپر
 مطابق بسا نکہ است این گفتگو
 کنوں حرف از جوگ مریکنم
 طریق ست مشکل - اگر می روی
 بود جوگ مقبول اہل نظر
 بر آید بخیرات و جاک کام دل
 بجاک نیست جز آتش افروختن
 طمع می کنند کار عالم خراب
 رجوگن - توگن ستوگن - سہ گن
 ازیں ہر سہ گن جوگ سازد جد
 عمل کن بگفتار من شاد شو
 ستوگن بود خوی اہل کمال

بکام اہل یک قلم میریم
 زمیضان مردان نوح خود متاب
 یکی از شناسایش در تعب
 کیے و ہم دانکہ گوید کجاست
 بجنگ آوری چیرہ دستی بکن
 دلیری بمیدان سزاوارتست
 نصیب کنے نیست جز چھتری
 کنی عرصہ کار بر خصم تنگ
 مشو پیش اہل جہاں دست کاہ
 و گرفتہ یابی شوی پادشا
 مگر دامن نوح خود کہ گردی خجل
 ہماں نیکنامی خود در نظر
 کہ از دوستی ہا بگفتہم تو
 ز اشغال آنت خبر می کنم
 ازیں قید ہستی رہا می شوی
 کمش فائدہ می دہد بیشتر
 و لیکن نمی بخشد آرام دل
 تنے چند جاندار را سوختن
 طمع می رساند مبتلا بہ آب
 ہمہ خلق ز آنہا بود بے سخن
 کند جوگ واصل بذات خدا
 ز تشویش آمد شد آزاد شو
 کہ یابند زان دولت بے نوال

پوشنده جامه جان است نام
 چه بارے تو تا کسے را کشتی
 هر آن کس که آگاه این راز هست
 بود شادی و غم نمی پیش او
 ترا دوست میداشتیم بسکه من
 فنا نیست بر گل بود بر سیو
 شناسد مردان اسرار بین
 اگر هر چه باشد عدم می شود
 چنانست منشور جاں در بدن
 و لے در نمی یا بدش هر کس
 مقید نیاشد چو او مطلق است
 جهانست معدوم موجود جاں
 عرض راست تغییر جو هر بجاست
 نه ادنی نه اعلی نه او راست وسط
 نه طفل و نه بر نانه پر است او
 نسوزد آتش نه آتش برد
 نه آید باد را کس راز او
 بهشتم حقیقت توان دیدنش
 اگر اعتقاد تو ارجن چنین است
 بر این هم غم و غصه ات که راست
 اگر جاں فنا میشدی اسے عزیز
 جو جاں را فنا نیست این فکر هست
 ز ملک عدم ما همسسه آمدیم

خیال فنا گشتش هست خام
 همی دال بنه پال بند دلخوشی
 برهوشندان سر اسرار هست
 همیشه فراغت بود کیش او
 که گفتیم ز اسرار معنی سخن
 پر اگسندی را به ترتیب جو
 که دایم بود ذات جاں آفرین
 نه بروقت بل و سبب میشود
 که شمع نبرد زنده در پیرهن
 نشد معیش مشکف بر کس
 منزله منبر اچو ذات حق است
 بود پر تو ذات معبود جاں
 یقین دال که آن مهر انور بجاست
 نه زاده نه زاید بود یک نمط
 سمیع و بصیر و خبیر است او
 نه مستی نه غفلت نه خوابش برد
 جهاں جلّه احیای یک ناز او
 بدل اندول همچو جاں دیدنش
 که جاں نیز مخلوق جاں آفرین
 که مخلوق را پیش راه فناست
 بجا بود از کشت و خونت گریز
 همه زنده هستند پس مرده کیست
 می چنند از زنده گانی نزدیم

بگوشتا که محنت از من جنگ نیست
 از این بادشاهی که ادنی خوش است
 اگر تیغ من قتل ایشان کند
 ازین تیغ خوشتر هرگز نیست بود
 بخون لقمه آلوده بردن بکام
 برین هم ندانم که یا بدظنه
 که از تحت فرماندهی میدهند
 ز دستم نمی آید اینگونه جنگ
 دل از غم بدر آورده و کاست جان
 کنول چاره کار من خوشتر است
 سخن کشن سر کرده خنده زان
 چه بهوده غم میخوری و مبدم
 غم او بخور محنت او بکش
 غم آن مخور که نسیاید بکار
 من و تو دیگر هر چه موجود هست
 بهر سه زمانیم در این جهان
 تغیر بحکم است و جان فاعست
 بگری و مری تننت آشناست
 بوقت معین اجل مے رسد
 بے پادشاهان لشکر کشان
 زمانه بیک وضع بودے اگر
 غم این غم نیاں چرا میخوری
 تن هر گے همچو حساب بود

که خصمی اخوان بجز ننگ نیست
 بتکلیف من گریانی خوش است
 چه حاصل که خاطر پریشان کند
 کناره گرفتن غنیمت بود
 بود سخت مکروه لے بل حرام
 که اشاید ملک آید برب
 که از تحت بر خاک میدان نهند
 ازین پیش بر من مکن کار تنگ
 ز اعضای من رفت تاب و توان
 بوضع دیگر گوی سخن خوشتر است
 که ای غافل از سر کار جهان
 که سودی نمی بخشد این رنج و غم
 که بی او بجرماں زود جان خوش
 بیا بر سخنهاے من گوش دار
 همیشه گرفتار این بود هست
 بتغیر و تبدیل نام و نشان
 حوادث بر نیست و آن فاعست
 نه جانت که فارع زهر دومر است
 بهر نیک و بد بے فصل مے رسد
 بخاک افتادند از دست شان
 نمی یافت فرزندان جائے پدر
 چرا پرده از راسه دری
 شود پاره هر گاه کهنه شود

ز تخت و تاج و زنگ لے حبیب
اگر چند باما بدی کردہ اند
مگر جنگ کردن نباید مرا
یقین است جرجو دهن و گیروان
نه از پیر تر سند و نه از پدر
سزاوار قتلند و خونریزیند
ولی پاسبان موس سدر هست
نماند ز مردان جوانم دلشال
شود برون شنگد از انہا پسر
چو اولاد پیدا شود از حرام
بدوزخ رسد عالمی زی سبب
نہ بندم بخویشاں کمر ہر جنگ
جہاں داد را راست گفتم اگر
چنین گفت آل پہلوان است کیش

چہ خیزد کنیخاست رفتن قریب
بمکر و حیل و دشمنی کردہ اند
بغیر از تغافل شاید مرا
جفا پیشگانند در این جہاں
بخلق اند انہا عجب قندہ گر
پس از قتل باب بر آویزیند
کہ دستم ز خونیزہ شان کوہست
بگردند آوارہ ہر سو زناں
نیابی ز نام غبابت اثر
ہر پیراں رسد کے ثواب طعام
کشد بدستے رنج و درد و تعب
ہمن قافیہ گر نہایت تنگ
ناگونی پئے جنگ گردن دیگر
کماں را بیفکند از دست خویش

ادھیے دوم سانکھہ جوگ نام

دلش خوں زانڈیشہ چوں کرشن دید
نزیبہ چہیں گفت گو کردنت
جگر کردنت شہرہ عالم است
تو آن گفت گو کردہ ای اختیار
مدہ ہمت از دست در زنگاہ
ندانی کہ جرات بہ جنت برد
بمیدان کیں چوں دلیراں درآ

بگفتش کہ اے نخل باغ امید
بدشمن ضرور است رو کردنت
ز آوازہات عالمی در ہم است
کہ نبود سزاوار مردان کار
کہ بد دل بود در جہاں دستگاہ
کنند بدلی خوار و عزت برد
چو خورشید باتیغ عریاں درآ

دروید سکنه‌ی در شند من
دگر شاه کاشی و بیراٹ نیز
گرفتند این جمله چون مهر و حا
دلیران جرجو دمن خشگیں
کماں را گرفت ارجن راست کیش
نظر کرد بر لشکر سپرداں
رتھ من میان دوشکر بہر
کہ ای مہتیاے جنگ من است
کہ بروئے من می کشد خولش را
کہ اتاب قتل و قتال من است
رتھش کرشن آورد و در زرگاہ
شمارم بتو نام جنگ آوراں
یکی بھیشم است و دردنا دگر
نظر کرد بر گفتمہ کرشن و گفت
بہ خویش و قوم و تہار من اند
کہ گرم و غاشد بخویشان خویش
دریں کار حیران کارم بے
لجہ خشک و مو بہ نغمہ است
ز دستم قریب است افتد کماں
گرفتم بخویشان ظعنم یافتم
چہ لذت کہ از قوم یک کس نہاند
اگر قوم شد کشتہ از دست من
و گر کشتہ گردم من از دست شال

دگر ساسک و اہمن صف شکن
ہماں پنج پوران صاحب تمیز
قیامت نمودار شد دروغا
ستادند صف بستہ از بہر کیں
کہ در عرصہ سکیں برد کا پیش
معن گفت با کرشن کاے راز داں
بہ ہمیم کراہست دعوی بہ سہر
کہ امی نشان غدنگ من است
کہ میخواہد از من دل ریش را
سکر اور سر خود خیال من است
بگفتا کہ اے شاہ انجم سیاہ
بزور آوراں عرصہ تنگ آوراں
کہ دعوی است ای ہر دوس را بہر
کہ اے واقف راز ہای نہفت
اگر روکش کار زارہ من اند
کہ اعضای خود را نمود است ریش
ز ابدہ و عنہم دلفگارم بے
ازین غم دل و جان من کا ست است
کہ در من نہاند ست تاب و تواں
وزیر کشت و خون مال پذیر یافتم
ازین کار دستم سبب بدشت اند
بہ نفرین کشاینہ لب مرد وزن
چہ حال کہ جانم رود رایگان

دگر گشت بھوج و دگر شبت یار
 بصد زور و طاقت دگر بخت نیست
 جہاں پہلوں آموجا دلبیر
 دگر پنج فسر زند این پانڈواں
 مہارہتی ہستند در کارزار
 کسانیکہ یاران کار من اند
 شمایید و بہشتیم عظیم المثال
 قوی بازوے من ز فرزند تست
 دگر سوخت ہست و ہم با کرنا
 کہ اینہا مرا عات من کردہ اند
 سپہ آن طرف گر چکستہ بود
 بظاہر بود فوج من بے شمار
 گرفتہ کہ باد شمنان جنگ کرد
 مرا عات دشمن چو منظور اوست
 خوشست آر دل او بہت آوید
 چو این گفتگو تا بہ بھیکم رسید
 چنان مہرہ خوشتن را نواخت
 بلبل کرشن چوں پنج جن در کشید
 دگر دیو دست مہرہ ارجن گرفت
 ز آوازہ چوں بھیشم پندریک کرد
 بدھشتر کفت مہرہ خوشتن داشت
 کل ہم بشو کو کہہ رامی نواخت
 چو من پہر پہنہد یو اعن از کرد

دگر ابھمن مرد میدان کار
 بد لہائے شیراں از وہمیت است
 دگر دھشت گیت است مانند شیر
 کہ از رو پدی ہست میلاد شال
 شود ہر یکے روکش صد ہزار
 بروز و غادست یار من اند
 دگر کرٹ استاد کار قتال
 دگر گرل غنہخوار مانند تست
 دگر پہلوانان و خویشان من
 پئے من بلا را وطن کردہ اند
 ولے ہر ولیرے چو از در بود
 چہ حاصل کہ بھیکم بمن نیست یار
 بخود کار از شرم من تنگ کرد
 کند صرف آن ہر چہ مقدور اوست
 کہ بر فوج ادا شکست آوید
 بہ بچید و خود را بمیدان کشید
 کہ آواز او شیر نزاباحت
 تو گوئی کہ صورت قیامت دید
 کہ لرزہ بر افواج دشمن گرفت
 جہاں چوں شب داح تاریک کرد
 صدالش دل دشمنان ریش داشت
 دل شیر مرداں ازومی گداخت
 یاں راز سر ہوش پرواز کرد

گیتای منظوم فارسی علامیه فیضی

ادھیائے اول بکھیا دجوگ نام ۱

<p> بدنیاں سفین گند طرح سخن کہ گزشت رشک ہیشت بریں در انجبار سیدند چوں گیر و آں چنانست این قہقہ اے ہوشیار بہستند از ہر دو سو صفت سپاہ بہ نزد درونہ اچار ج رسید نظر کن کہ ترتیب دارد چہاں جگر دار لیش رونق کار فوج دیگر نکل و سہد یو بازوئے او کہ لرزد و زخوش بخود آسمان قوی نجہ بر است دشمن شکار متیای شکیں ہیمو شیر زیاں کند گرد فوجش جانرا سیاہ شہاں را ازو چشم اکلیل و تلج </p>	<p> طرازندہ داستان کہن کہ پرسید دہر تراشت از سنجے این بود مزرع آخرت در جہاں دیگر پاندو آں ازینے کارزار جواہر چین گفت کائے بادشاہ چو فرزند لو فوج دشمن بید بگفتش بریں لشکر پاندو آں در شستہ دمن بہست سالار فوج لیے شمشیر ہیمی بہ پہلوئی او دیگر آں چناں از جن پہلو آں سر جاو آں سا تکت نامدار دیگر راجہ جہد ہاں بہ فوج گراں در د پدیل عرصہ رزمگاہ رئیس رئیسوں دیگر کاشن راج </p>
--	--

PK
3635
Fy 35
1900

Mahābhārata. Bhagavadgītā.

Persian

Gītā-yi manzūm-i

Fārsī.

(Gītā-yi) - (Fārsī) - (Manzūm-i)
2nd Edition, Jan 1875
(Gītā-yi) - (Fārsī) - (Manzūm-i)



PK
3635
P4B5
1900

Mahabharata. Bhagavadgita.
Persian
Gita-yi manzum-i Farsi

PLEASE DO NOT REMOVE
CARDS OR SLIPS FROM THIS POCKET

UNIVERSITY OF TORONTO LIBRARY

